WED.Ist.July.2026
VOLUME:22 NO:154
PRICE: 3=00
Mob:8055362952
Pages:4

waraquetaza.com
waraquetaza.com/E-paper

ناندیڑ

Established: May 1994 قائم شدہ: مئی

روزنامہ

ورقِ تازہ

RNI No. MAHURD/2006/16935

پربھنی اور ناندیڑ سے علاحدہ ایڈیشن کی اشاعت

بروز بدھ یکم/ جولائی 2026
جلد: 21 شمارہ نمبر 154
15 /محرم الحرام 1449ھ
قیمت 3=00 روپے
صفحات :4

THE WARAQU-E-TAZA URDU DAILY NANDED
Email:waraquetazadaily@yahoo.co.in- waraquetazadaily@rediffmail.com
HON'RY EDITOR :Mohd.Taqui (M.A,B.Ed)
اعزازی مدیر: محمد تقی (ایم۔اے۔بی۔ایڈ)

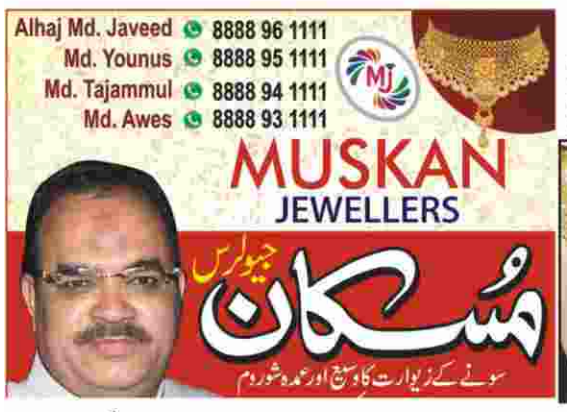

لاہور میں ٹیوشن سینٹر کی چھت گرنے کا واقعہ
14 /معصوم بچے ہلاک

لاہور: (ایجنسیز) یہاں کے علاقے کاہنہ میں منگل کو ایک اندوہناک حادثے میں نجی ٹیوشن سینٹر کی چھت اچانک گرنے سے کم از کم 14 بچے جاں بحق جبکہ متعدد دیگر زخمی ہو گئے۔ ایک رپورٹ کے مطابق، حادثے کے وقت ٹیوشن سینٹر میں 30 سے زائد بچے موجود تھے، جن میں سے کئی ملبے تلے دب گئے۔ امدادی اداروں نے فوری کارروائی کرتے ہوئے زخمی بچوں کو اسپتال منتقل کیا اور کئی گھنٹوں تک جاری رہنے والے ریسکیو آپریشن کے بعد تمام متاثرین کو ملبے سے نکال لیا گیا۔ لاہور کے ڈپٹی انسپکٹر جنرل آپریشنز فیصل کامران نے 14 بچوں کی ہلاکت کی تصدیق کرتے ہوئے بتایا کہ واقعے کی مکمل تحقیقات شروع کر دی گئی ہیں۔ ابتدائی اطلاعات کے مطابق جاں بحق ہونے والوں میں 8 بچوں کی عمر 5 سے سولہ برس کے درمیان

تھیں۔ حکام کا کہنا ہے کہ حادثے میں زخمی ہونے والے متعدد بچوں کو فوری طور پر کاہنہ اسپتال منتقل کیا گیا، جہاں پانچ بچوں کا علاج جاری تھا جبکہ دیگر زخمیوں کی حالت پر مسلسل نظر رکھی جا رہی ہے۔ صوبائی وزیر صحت خواجہ عمران نذیر نے بتایا کہ مجموعی طور پر 19 زخمی بچوں کو اسپتال پہنچایا گیا تھا، جن میں سے 14 دم توڑ گئے جبکہ باقی بچوں کو طبی سہولتیں فراہم کی جا رہی ہیں۔ واقعے کے بعد قریبی لاہور جنرل اسپتال میں ہنگامی حالت نافذ کر دی گئی اور ڈاکٹروں، نرسوں اور طبی عملے کو فوری طور پر طلب کر لیا گیا تاکہ زخمی بچوں کا بروقت علاج ممکن بنایا جا سکے۔ پولیس اور امدادی اداروں کے مطابق جس عمارت میں ٹیوشن سینٹر قائم تھا، اس کی بالائی منزل پر تعمیراتی کام جاری تھا جبکہ نچلی منزل پر معمول کے مطابق کلاسیں ہو رہی تھیں۔ ابتدائی تحقیقات سے معلوم ہوا ہے کہ اسی دوران اچانک چھت منہدم ہو گئی، جس کے نتیجے میں کمسن بچے ملبے تلے دب گئے۔ امدادی اہلکاروں نے کئی گھنٹے مسلسل کام کرتے ہوئے شام تک ریسکیو آپریشن مکمل کر لیا۔ پولیس نے واقعے کے بعد عمارت کے مالک اور حالیہ تعمیراتی کام کرنے والے ٹھیکیدار کو حراست میں لے لیا ہے۔ تفتیشی حکام کا کہنا ہے کہ عمارت کی تعمیر، مرمت اور حفاظتی انتظامات سے متعلق تمام پہلوؤں کا باریک بینی سے جائزہ لیا جا رہا ہے اور اگر غفلت یا لاپروائی ثابت ہوئی تو ذمہ دار افراد کے خلاف سخت قانونی کارروائی کی جائے گی۔ ریسکیو حکام کے مطابق حادثے کے وقت دو کمروں میں بچوں کو پڑھایا جا رہا تھا اور چھت گرنے سے دونوں کمرے شدید متاثر ہوئے۔ ابتدائی معلومات کے مطابق منہدم ہونے والی چھت میں تعمیر کے دوران ٹی آر گرڈر استعمال کیے گئے تھے، تاہم اس حوالے سے حتمی رائے تکنیکی تحقیقات مکمل ہونے کے بعد ہی سامنے آئے گی۔ وزیر اعلیٰ پنجاب مریم نواز نے واقعے پر گہرے دکھ اور افسوس کا اظہار کرتے ہوئے پولیس اور ضلعی انتظامیہ کو ہدایت دی ہے کہ حادثے کے ذمہ دار افراد کا فوری تعین کیا جائے اور ان کے خلاف فوجداری مقدمات درج کر کے قانون کے مطابق کارروائی عمل میں لائی جائے۔ ضلعی تعلیمی حکام کے مطابق متاثرہ عمارت میں ایک مقامی خاتون نجی ٹیوشن سینٹر چلا رہی تھیں، جبکہ واقعے کی مکمل وجوہات جاننے کے لیے مختلف سرکاری ادارے مشترکہ تحقیقات کر رہے ہیں۔ مہلوکین کے نام حسب ذیل ہے۔

دعا ولد گلفام، عمر نو سال۔ ماہ نور ولد فاروق، عمر سات سال، رمشا ولد عاطف، عمر سات سال ارفضیٰ ولد عاطف، عمر پانچ سال۔ تسبیحہ ولد شہزاد، عمر چھ سال۔ خدیجہ ولد وسیم، عمر سولہ سال۔ سلمان ولد وسیم، عمر چھ سال۔ فواد ولد عابد، عمر آٹھ سال۔ عبداللہ ولد مصطفیٰ، عمر چھ سال۔ عروج ولد مصطفیٰ، عمر نو سال۔ ایمن فاطمہ ولد مصطفیٰ، عمر گیارہ سال۔ ارحم ولد حسن، عمر آٹھ سال۔ عبداللہ ولد اصغر، عمر آٹھ سال۔ علی فرمان ولد فرمان علی، عمر آٹھ سال۔ زخمیوں میں چار بچے اور ایک ٹیچر شامل ہیں۔

پٹنہ کوچنگ ادارہ تصادم کیس
'خان سر' کو گرفتاری سے عبوری تحفظ میں 3 جولائی تک توسیع

پٹنہ: (ایجنسیز) پٹنہ کی ایک سول عدالت نے کوچنگ ادارہ تصادم کیس میں معروف استاد فیصل خان، جو 'خان سر' کے نام سے بھی جانے جاتے ہیں، کو بڑی راحت دیتے ہوئے ان کے خلاف کسی بھی سخت کارروائی، بشمول گرفتاری، سے عبوری تحفظ میں 3 جولائی تک توسیع کر دی ہے۔ عدالت نے ان کی پیشگی ضمانت کی درخواست پر سماعت کے دوران پولیس سے مزید دستاویزات طلب کرتے ہوئے آئندہ سماعت 3 جولائی مقرر کی ہے۔ سماعت کے دوران عدالت نے تفتیشی حکام کو ہدایت دی کہ وہ واقعے سے متعلق تازہ کیس ڈائری عدالت میں پیش کریں۔ اس کے ساتھ ہی فیصل خان کے نجی محافظوں کے زیر استعمال ہتھیاروں کے لائسنس کی تصدیقی رپورٹ بھی جمع کرائی جائے۔ عدالت نے واضح کیا کہ پیشگی ضمانت کی درخواست پر حتمی غور انہی دستاویزات کے ریکارڈ پر آنے کے بعد کیا جائے گا۔ اس عرصے کے دوران فیصل خان کو گرفتاری سے حاصل عبوری تحفظ برقرار رہے گا۔ یہ مقدمہ فیصل خان اور استاد روشن آنند سے وابستہ کوچنگ اداروں کے افراد کے درمیان ہونے والے پرتشدد تصادم سے متعلق ہے۔ پولیس کے مطابق 2 جون کی رات دونوں گروپوں کے درمیان کشیدگی اچانک شدت اختیار کر گئی، جس کے نتیجے میں علاقے میں ہنگامہ آرائی اور توڑ پھوڑ کے واقعات پیش آئے۔ تفتیش کے دوران پولیس کو یہ بھی اطلاع ملی کہ تصادم کے دوران ہوائی فائرنگ کی گئی تھی۔ مخالف فریق کا الزام ہے کہ فیصل خان کے نجی محافظوں نے مجمع میں خوف و ہراس پھیلانے اور لوگوں کو دھمکانے کی غرض سے فائرنگ کی۔ پولیس ان الزامات کی مختلف پہلوؤں سے جانچ کر رہی ہے اور اس سلسلے میں شواہد اکٹھے کیے جا رہے ہیں۔ واقعے کے بعد پٹنہ پولیس نے فیصل خان، روشن آنند، ان کے نجی محافظوں اور متعدد نامعلوم افراد کے خلاف مختلف دفعات کے تحت مقدمہ درج کیا تھا۔ ان دفعات میں قتل کی کوشش، فساد برپا کرنے اور دیگر سنگین الزامات شامل ہیں۔ پولیس نے فائرنگ کے الزام میں مبینہ طور پر ملوث دو سیکیورٹی گارڈز کو گرفتار بھی کیا تھا، جو اس وقت عدالتی تحویل میں ہیں۔ اس مقدمے میں گزشتہ ایک ماہ کے دوران کئی اہم پیش رفت سامنے آ چکی ہیں۔ فیصل خان نے 9 جون کو عدالت سے پیشگی ضمانت کی درخواست دائر کی تھی، جبکہ دوسری جانب روشن آنند کو 15 جون کو باقاعدہ ضمانت مل گئی تھی۔ فیصل خان کی جانب سے درج کرائی گئی شکایت میں روشن آنند اور ان کے بھائی پرنس یادو کو بھی ملزمان میں شامل کیا گیا تھا۔ اسی تنازع کے دوران یہ خبر بھی سامنے آئی تھی کہ پرنس یادو کی نیپال میں موت ہو گئی، تاہم اس واقعے کی الگ سے بھی جانچ کی جا رہی ہے۔ اب اس مقدمے کی اگلی سماعت 3 جولائی کو ہوگی، جس میں عدالت پولیس کی تازہ کیس ڈائری اور نجی محافظوں کے ہتھیاروں کے لائسنس سے متعلق تصدیقی رپورٹ کا جائزہ لینے کے بعد فیصل خان کی پیشگی ضمانت کی درخواست پر مزید فیصلہ کرے گی۔ اس وقت تک انہیں گرفتاری سے عبوری تحفظ حاصل رہے گا۔

'امریکہ-ہند تعلقات گزشتہ 30 سالوں میں اپنی سب سے نچلی سطح پر ہیں'، ہندوستانی نژاد امریکی ایم پی روکھنہ کا دعویٰ

نئی دہلی: ہندوستانی نژاد امریکی رکن پارلیمنٹ روکھنہ نے صدر ڈونالڈ ٹرمپ کو ہدف تنقید بنایا ہے۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ ٹرمپ کی انتہائی تباہ کن پالیسیوں نے ہندوستان اور امریکہ کے درمیان تاریخی تعلقات کو گزشتہ 30 سالوں کی سب سے نچلی سطح پر دھکیل دیا ہے۔ 'یو ایس-انڈیا اسٹریٹجک پارٹنرشپ فورم لیڈرشپ سمٹ' میں بولتے ہوئے ڈیموکریٹک لیڈر نے کہا کہ "اگر کسی کو ان کی بات پر شک ہے تو وہ براہ راست ہندوستان کے وزیر خارجہ ایس جے شنکر سے اس بارے میں پوچھ سکتے ہیں۔" رکن پارلیمنٹ روکھنہ نے دعویٰ کیا کہ حال ہی میں ان کے چین دورہ کے دوران، وہاں ہندوستان کے سفیر نے ان سے کہا تھا کہ ٹرمپ کی پالیسیوں کی وجہ سے دونوں ممالک کے درمیان اعتماد ختم ہو گیا ہے۔ روکھنہ نے مزید کہا کہ "میں باتوں کو گھما پھرا کر کہنے والوں میں سے نہیں ہوں۔ چیزیں جیسی ہیں، میں انہیں ویسا ہی بتاتا ہوں۔ امریکہ-ہندوستان تعلقات گزشتہ 30 سالوں میں اپنی سب سے نچلی سطح پر ہیں۔" روکھنہ کے مطابق ایران کے ساتھ جنگ میں شامل ہونے کی ٹرمپ کی پالیسی انتہائی تباہ کن ثابت ہوئی ہے۔ اس کا ہندوستان میں پٹرول اور گیس کی قیمتوں پر بھی برا اثر پڑا ہے۔ اگر آپ کو میری بات پر یقین نہیں ہے تو وزیر خارجہ ایس جے شنکر سے پوچھ لیجیے۔ کیلیفورنیا سے ڈیموکریٹک پارٹی کے رکن پارلیمنٹ کا یہ بھی کہنا ہے کہ "میں چین گیا تھا۔ وہاں ہندوستان کے سفیر نے مجھ سے کہا کہ صدر ٹرمپ کی پالیسیوں کی وجہ سے دونوں ممالک کے درمیان اعتماد ختم ہو گیا ہے۔ اگر ہم موجودہ صدر کے ذریعے پہنچائے گئے نقصان کے بارے میں سچ نہیں بولیں گے، تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ ہم حقیقت سے آنکھیں موندے ہوئے ہیں۔"

لوک سبھا سے زیادہ امیر ہیں راجیہ سبھا کے اراکین
اوسط اثاثوں میں 69 کروڑ کا فرق، رپورٹ میں انکشاف

نئی دہلی: (ایجنسیز) ملک کی پارلیمنٹ میں سیاست کے ساتھ ساتھ اثاثوں کے اعداد و شمار بھی نئے ریکارڈ بنا رہے ہیں۔ ایک طرف لوک سبھا میں کروڑ پتی اراکین پارلیمنٹ کی تعداد مسلسل بڑھ رہی ہے تو دوسری طرف اوسط اثاثوں کے معاملے میں راجیہ سبھا کے اراکین لوک سبھا کے اراکین سے کافی آگے ہیں۔ ایسوسی ایشن فار ڈیموکریٹک ریفارمز (اے ڈی آر) کی رپورٹ کے مطابق راجیہ سبھا کے موجودہ اراکین کے اعلان کردہ اثاثوں کی اوسط مالیت 115.25 کروڑ روپے ہے، جبکہ 2024 میں منتخب ہوئے لوک سبھا اراکین کے اوسط اثاثے 46.34 کروڑ روپے ہیں۔ یعنی دونوں ایوانوں کے اراکین کے درمیان اوسط اثاثوں میں تقریباً 69 کروڑ روپے کا فرق ہے۔ اس کا مطلب یہ بھی ہے کہ راجیہ سبھا کے اراکین، لوک سبھا کے اراکین سے ڈھائی گنا زیادہ مالدار ہیں۔ واضح رہے کہ لوک سبھا میں کروڑ پتی اراکین پارلیمنٹ کی تعداد مسلسل بڑھ رہی ہے۔ 2024 کے انتخاب میں منتخب ہونے والے 543 اراکین میں سے 504 اراکین کروڑ پتی ہیں۔ یعنی ہر 100 میں سے 93 اراکین پارلیمنٹ کے اعلانیہ اثاثے ایک کروڑ روپے سے زیادہ ہیں۔ اگر گزشتہ 4 لوک سبھا انتخابات کے اعداد و شمار پر نظر ڈالیں تو اراکین پارلیمنٹ کے اثاثوں میں مسلسل اضافہ ہوتا نظر آ رہا ہے۔ 2009 میں صرف 58 فیصد اراکین کروڑ پتی تھے۔ 2014 میں یہ تعداد بڑھ کر 82 فیصد، 2019 میں 88 فیصد اور 2024 میں 93 فیصد ہو گئی۔ یعنی 15 برسوں میں کروڑ پتی اراکین پارلیمنٹ کی فیصد میں 35 پوائنٹس کا اضافہ ہوا ہے۔

راجیہ سبھا کے اراکین پارلیمنٹ کے اثاثوں کا ڈیٹا:

10 کروڑ روپے سے زیادہ: 97 اراکین (42 فیصد)

5 کروڑ روپے سے 10 کروڑ روپے کے درمیان: 40 اراکین (17 فیصد)

ایک کروڑ روپے سے 5 کروڑ روپے کے درمیان: 69 اراکین (30 فیصد)

راجیہ سبھا کے 226 موجودہ اراکین کے کل اثاثے 26047 کروڑ روپے ہیں۔ لوک سبھا میں کروڑ پتی اراکین کی تعداد زیادہ ہے، لیکن اوسط اثاثوں کے معاملے میں راجیہ سبھا کافی آگے ہے۔ راجیہ سبھا کے اراکین کے اوسط اثاثے 115.25 کروڑ روپے ہیں، جبکہ لوک سبھا کے اراکین کے اوسط اثاثے 46.34 کروڑ روپے ہیں۔ راجیہ سبھا میں کئی پارٹیوں کے اراکین کے اوسط اثاثے انتہائی زیادہ ہیں۔ بی آر ایس کے 3 اراکین کے اوسط اثاثے 1841.39 کروڑ روپے ہیں۔ اس کے بعد سماجوادی پارٹی کے اراکین کے اوسط اثاثے 399.71 کروڑ روپے، ٹی ڈی پی کے اراکین کے 251.95 کروڑ روپے، وائی ایس آر سی پی کے اراکین کے 170.88 کروڑ روپے، این سی پی کے اراکین کے 149.35 کروڑ روپے اور کانگریس کے اراکین کے اوسط اثاثے 130.37 کروڑ روپے ہیں۔ بی جے پی کے راجیہ سبھا اراکین کے اوسط اثاثے 76.46 کروڑ روپے ہیں۔ وہیں اے آئی ٹی سی کے 9 راجیہ سبھا اراکین کے اوسط اثاثے 16.72 کروڑ روپے اور ڈی ایم کے کے 8 راجیہ سبھا اراکین کے اوسط اثاثے 11.90 کروڑ روپے ہیں۔ لوک سبھا میں اوسط اثاثوں کے معاملے میں تیلگو دیشم پارٹی سب سے آگے ہے۔ پارٹی کے 16 اراکین کے اوسط اثاثے 442.26 کروڑ روپے ہیں۔ اس کے بعد بی جے پی کے 240 اراکین کے اوسط اثاثے 50.04 کروڑ روپے، ڈی ایم کے کے 22 اراکین کے 31.22 کروڑ روپے، کانگریس کے 99 اراکین کے 22.93 کروڑ روپے، اے آئی ٹی سی کے 29 اراکین کے 17.98 کروڑ روپے اور سماجوادی پارٹی کے 37 اراکین کے اوسط اثاثے 15.24 کروڑ روپے ہیں۔ لوک سبھا میں کئی پارٹیوں کے تمام کامیاب امیدوار کروڑ پتی ہیں۔ ٹی ڈی پی، جے ڈی یو، شیوسینا (یو بی ٹی)، شیوسینا، لوک جن شکتی پارٹی (رام ولاس)، آر ایل ڈی، عام آدمی پارٹی، آئی یو ایم ایل اور این سی پی کے تمام اراکین کروڑ پتی ہیں۔ بی جے پی کے 240 میں سے 227 اراکین (95 فیصد)، ڈی ایم کے کے 22 میں سے 21 (95 فیصد)، کانگریس کے 99 میں سے 92 (93 فیصد)، اے آئی ٹی سی کے 29 میں سے 27 (93 فیصد) اور سماجوادی پارٹی کے 37 میں سے 34 اراکین پارلیمنٹ (92 فیصد) کروڑ پتی ہیں۔ لوک سبھا کے سب سے امیر رکن ڈاکٹر چندر شیکھر پیاسانی (ٹی ڈی پی) ہیں۔ ان کے اعلانیہ اثاثے 5705 کروڑ روپے سے زیادہ ہیں۔ دوسرے نمبر پر بی جے پی کے کونڈا وشویشور ریڈی ہیں، جن کے اثاثے 4568 کروڑ روپے سے زائد ہیں۔ تیسرے نمبر پر بی جے پی کے نوین جندل ہیں، جن کے اثاثے 1241 کروڑ روپے سے زیادہ ہیں۔ اس کے بعد ٹی ڈی پی کے پربھاکر ریڈی وینی ریڈی اور بی جے پی کے سی ایم رمیش کا نمبر آتا ہے۔ راجیہ سبھا کے سب سے امیر رکن ڈاکٹر بندی پارتھ سارتھی (بی آر ایس) ہیں۔ ان کے اعلانیہ اثاثے 5300 کروڑ روپے سے زیادہ ہیں۔ دوسرے نمبر پر بی جے پی کے راجیندر گپتا ہیں، جن کے اثاثے 5053 کروڑ روپے سے زائد ہیں۔ راجیندر گپتا حال ہی میں عام آدمی پارٹی چھوڑ کر بی جے پی میں شامل ہوئے ہیں۔ تیسرے نمبر پر وائی ایس آر سی پی کے الا ایودھیا رامی ریڈی ہیں، جن کے اعلانیہ اثاثے 2577 کروڑ روپے سے زیادہ ہیں۔ مذکورہ اعداد و شمار صاف بتاتے ہیں کہ پارلیمنٹ میں مالدار عوامی نمائندوں کی تعداد مسلسل بڑھ رہی ہے۔ لوک سبھا میں کروڑ پتی اراکین کا تناسب ریکارڈ سطح پر پہنچ چکا ہے، جبکہ راجیہ سبھا کے اراکین اوسطاً کہیں زیادہ اثاثوں کے مالک ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ کروڑ پتیوں کی تعداد بھلے ہی لوک سبھا میں زیادہ ہو، لیکن اوسط اثاثوں کی بنیاد پر راجیہ سبھا کے اراکین زیادہ مالدار ثابت ہوتے ہیں۔

آسارام ایک بااثر شخصیت ہیں
انھیں ابھی ضمانت نہیں دی جاسکتی: سپریم کورٹ

نئی دہلی: (ایجنسیز) نابالغ کے ساتھ عصمت دری کے معاملے میں آسارام کو سپریم کورٹ سے بڑا جھٹکا لگا ہے۔ عدالت نے کہا کہ "ابھی ہم آسارام کو ضمانت نہیں دے سکتے۔ ہمیں پہلے راجستھان حکومت کا موقف سننا ہوگا۔ آسارام ایک بااثر شخصیت ہیں، ضمانت پر سماعت کرتے ہوئے ہمیں یہ بھی دیکھنا ہوگا۔" ساتھ ہی عدالت نے راجستھان حکومت کو اس معاملے میں نوٹس جاری کیا ہے۔ سپریم کورٹ کے جسٹس ایم ایم سندریش اور جسٹس ناگو کی بنچ آسارام کی عرضی پر سماعت کر رہی تھی، جس نے سزا معطل کرنے سے انکار کر دیا۔ بنچ نے ہدایت دی کہ عرضی گزار کو جیل میں فراہم کی جا رہی طبی سہولیات جاری رکھی جائیں۔ عدالت نے کہا کہ ضمانت دینے پر تبھی غور کیا جائے گا جب صحت سے متعلق کوئی سنگین صورتحال پیش آ جائے۔ جسٹس سندریش نے کہا کہ "ہم سزا معطل کرنے پر غور نہیں کر رہے ہیں۔ اگر کوئی سنگین ایمرجنسی صورتحال پیش آ جائے، جیسے کہ جان کو خطرہ تبھی ہم اس پر غور کریں گے۔" ساتھ ہی انہوں نے ریاست سے اس پر توجہ دینے کو کہا۔ ریاستی وکیل نے بنچ کو بتایا کہ انہیں 2 جون کو اسپتال لے جایا گیا تھا اور ان کی صحت مکمل طور پر ٹھیک ہے۔ آسارام کی جانب سے پیش ہوئے وکیل داماشیشا دری نائیڈو نے بتایا کہ ان کی عمر 80 سال سے زائد ہے اور وہ کئی امراض میں مبتلا ہیں۔ نائیڈو نے دعویٰ کیا کہ عرضی گزار 'سوشل میڈیا ٹرائل' کا شکار ہے۔ متاثرہ کے وکیل نے اس دلیل کی تردید کی اور بتایا کہ اس معاملے میں نابالغ متاثرہ بھی شامل ہے۔ واضح رہے کہ آسارام نے 2013 میں ایک نابالغ کے ساتھ عصمت دری کے معاملے میں قصوروار ٹھہرائے جانے اور عمر قید کی سزا مقرر کرنے والے راجستھان ہائی کورٹ کے حکم کو چیلنج کیا ہے۔ اس کے ساتھ ہی آسارام نے خراب صحت کا حوالہ دیتے ہوئے عبوری ضمانت کا بھی مطالبہ کیا ہے۔ قابل ذکر ہے کہ راجستھان ہائی کورٹ نے رواں سال مئی میں دیے گئے اپنے فیصلے میں شریک ملزمان کو بری کرتے ہوئے آسارام کو اجتماعی عصمت دری اور 'پاکسو' ایکٹ کی کچھ دفعات سے بری کر دی تھا۔ لیکن عصمت دری کے معاملے میں جرم ثابت ہونے کے لیے پختہ ثبوت ہونے کا حوالہ دیتے ہوئے نچلی عدالت سے ملی عمر قید کی سزا کو برقرار رکھا تھا۔

ایس آئی آر معاملہ پر ڈی ایم کے اور عآپ سمیت 23 پارٹیوں نے
چیف جسٹس آف انڈیا کو لکھا خط، ٹی ایم سی رکن پارلیمنٹ کا دعویٰ

نئی دہلی: انڈیا الائنس کی اتحادی جماعتوں نے ووٹر لسٹ کی خصوصی نظر ثانی (ایس آئی آر) اور الیکشن سے متعلق دیگر مختلف مسائل کے حوالے سے چیف جسٹس آف انڈیا کو ایک مشترکہ خط ارسال کیا ہے۔ کانگریس جنرل سکریٹری جے رام رمیش نے منگل کو یہ اطلاع دی۔ انہوں نے بتایا کہ انڈیا الائنس کی میٹنگ 8 جون 2026 کو ہوئی تھی۔ اسی میٹنگ میں 21 پارٹیوں اور ایک آزاد ممبر نے حصہ لیا تھا۔ اس خط کے مندرجات کی تفصیلات شیئر نہیں کی گئی ہیں۔ 8 جون کو منعقدہ میٹنگ میں یہ فیصلہ لیا گیا تھا کہ چیف جسٹس کو مشترکہ طور پر خط لکھا جائے گا۔ اب اسی سلسلے میں منگل کو 23 جماعتوں اور ایک آزاد ممبر کے دستخط والا یہ خط بھیج دیا گیا ہے۔ جے رام رمیش نے کہا کہ اپوزیشن جماعتیں یقین کے اصول (یکجہتی، اتحاد اور لچک) پر مضبوطی سے قائم ہیں۔ اس دوران سب سے اہم بات جو سامنے آ رہی ہے وہ یہ ہے کہ اس خط میں ڈی ایم کے اور عام آدمی پارٹی (اے اے پی) کے دستخط بھی ہیں۔ یہ دعویٰ ٹی ایم سی کے ایم پی ڈیرک اوبرائن نے کیا ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ اس خط پر ڈی ایم کے اور اے اے پی کے دستخط ہیں۔

رام مندر نذرانہ تنازعہ: کانگریس کا چمپت رائے کے خلاف ایف آئی آر
اور ایس آئی ٹی رپورٹ منظرِ عام پر لانے کا مطالبہ

نئی دہلی: کانگریس نے ایودھیا کے رام مندر میں نذرانے سے متعلق سامنے آئے تنازعہ پر مرکزی اور اتر پردیش حکومت کو سخت تنقید کا نشانہ بناتے ہوئے مطالبہ کیا ہے کہ خصوصی تحقیقاتی ٹیم (ایس آئی ٹی) کی رپورٹ فوری طور پر عوام کے سامنے پیش کی جائے اور شری رام جنم بھومی تیرتھ کشیتر ٹرسٹ سے مستعفی ہو چکے چمپت رائے کے خلاف ایف آئی آر درج کر کے غیر جانبدارانہ کارروائی کی جائے۔ کانگریس کے سوشل میڈیا شعبے کی سربراہ سپریا شرینیت نے نئی دہلی میں پریس کانفرنس کے دوران کہا کہ شری رام جنم بھومی تیرتھ کشیتر ٹرسٹ کوئی عام ادارہ نہیں بلکہ اس کا اعلان وزیر اعظم نریندر مودی نے فروری 2020 میں کیا تھا۔ ان کا کہنا تھا کہ ٹرسٹ کے ذمہ دار عہدوں پر ایسے افراد کو تعینات کیا گیا جو طویل عرصے سے راشٹریہ سویم سیوک سنگھ سے وابستہ رہے ہیں، اس لیے اس معاملے میں حکومت اپنی ذمہ داری سے الگ نہیں ہو سکتی۔ سپریا شرینیت نے الزام لگایا کہ جن لوگوں کو رام مندر کی تعمیر، انتظام اور عقیدت مندوں کے نذرانوں کی حفاظت کی ذمہ داری سونپی گئی، انہی کے دور میں بے ضابطگیاں سامنے آئیں، جس سے لاکھوں عقیدت مندوں کے اعتماد کو شدید ٹھیس پہنچی۔ انہوں نے کہا کہ اگر 40 دن کے دوران 70 مرتبہ چوری کے واقعات ہوئے تو یہ سوال بھی اٹھتا ہے کہ گزشتہ ساڑھے پانچ برسوں میں مجموعی طور پر کتنی بے ضابطگیاں ہوئیں۔ کانگریس نے دعویٰ کیا کہ اب تک صرف اسی لاکھ روپے کی برآمدگی کی اطلاع سامنے آئی ہے، جبکہ باقی رقم کے بارے میں کوئی واضح معلومات فراہم نہیں کی گئیں۔ پارٹی نے یہ بھی سوال اٹھایا کہ نگرانی کے کیمروں کی ریکارڈنگ کا بیک اپ کیوں محفوظ نہیں رکھا گیا، ملازمین کی بھرتی کس طریقہ کار کے تحت ہوئی، اور مبینہ نذرانہ تنازعہ سامنے آنے کے باوجود ایف آئی آر درج کرنے میں تاخیر کیوں کی گئی۔ پارٹی نے مطالبہ کیا کہ اس معاملے میں صرف نچلے درجے کے ملازمین تک کارروائی محدود نہ رکھی جائے بلکہ یہ بھی معلوم کیا جائے کہ مبینہ بے ضابطگیوں کی ذمہ داری کن افراد تک پہنچتی ہے اور کیا ٹرسٹ کے اعلیٰ عہدیداروں کا بھی اس سے کوئی تعلق ہے۔ کانگریس کے مطابق چمپت رائے کے خلاف بھی قانونی کارروائی ہونی چاہیے اور پورے معاملے کی غیر جانبدارانہ جانچ کی جائے۔ سپریا شرینیت نے کہا کہ اگر وزیر اعظم نریندر مودی رام مندر کی تعمیر کا سیاسی اور عوامی کریڈٹ لیتے رہے ہیں تو پھر اس معاملے میں جواب دہی بھی ان پر عائد ہوتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ وزیر اعظم کی خاموشی کئی اہم سوالات کو جنم دے رہی ہے اور انہیں عوام کے سامنے اپنی پوزیشن واضح کرنی چاہیے۔ کانگریس نے مطالبہ کیا کہ ایس آئی ٹی کی مکمل رپورٹ بلا تاخیر منظر عام پر لائی جائے، شری رام جنم بھومی تیرتھ کشیتر ٹرسٹ کو تحلیل کیا جائے، چمپت رائے اور دیگر ذمہ دار افراد کے خلاف ایف آئی آر درج کی جائے، مندر میں ابتدا سے موصول ہونے والے تمام نذرانوں کا آزادانہ آڈٹ کرایا جائے اور پورے معاملے کی جانچ سپریم کورٹ کے موجودہ جج کی نگرانی میں کرائی جائے۔ پارٹی نے یہ بھی کہا کہ وزیر اعظم نریندر مودی اس معاملے پر خاموشی توڑیں اور عقیدت مندوں کے اعتماد کو ٹھیس پہنچنے پر عوام سے معافی مانگیں۔

جے پور: 'پیرامیڈیکل امتحان' میں نقل کا انکشاف
طلبہ کے ہنگامہ کے بعد متعلقہ سنٹر کا امتحان منسوخ

جے پور: یہاں پر پیرامیڈیکل امتحان کے دوران مبینہ نقل کی سازش کا بڑا انکشاف ہوا ہے۔ پولیس تحقیقات میں سامنے آیا ہے کہ جھنجھنو کے ایک کالج کے 45 طلبہ کو امتحان میں پاس کرانے کے لیے 5.50 لاکھ روپے میں سودا طے کیا گیا تھا۔ اس معاملہ میں 2 کالجوں سے وابستہ منتظمین، ایچ او ڈی اور لیکچرر سمیت 4 لوگوں کو گرفتار کیا گیا ہے۔ دوسری جانب معاملہ سامنے آنے کے بعد امتحان مراکز پر موجود طلبہ نے شدید ہنگامہ آرائی اور توڑ پھوڑ کی۔ بڑھتے ہوئے تنازعہ کو دیکھتے ہوئے راجستھان پیرامیڈیکل کونسل نے جے پور کے پربھا دیوی میموریل پی جی کالج امتحان مرکز پر ہونے والے امتحانات کو آئندہ احکامات تک فوری طور پر منسوخ کر دیا۔ ڈی سی پی (ویسٹ) پرشانت کرن کے مطابق کھوراہیسل تھانہ پولیس نے جھنجھنو کے مکند گڑھ واقع ایس کرن کالج کے ایچ او ڈی کرشن کمار، لیکچرر شنکر لال جاٹ (27) جے پور کے پربھا دیوی میموریل پی جی کالج کے منتظم رام کرشن منڈیوال اور ان کے بھتیجے دیو کرشن منڈیوال کو گرفتار کیا ہے۔ پوچھ گچھ میں یہ بات سامنے آئی کہ ایس کرن کالج کے پہلے سال کے 45 طلبہ کی بیک لگی ہوئی تھی۔ انہیں پاس کرانے کے لیے جے پور واقع امتحان مرکز کے منتظم سے 5.50 لاکھ روپے میں سودا طے کیا گیا تھا۔

16 سال سے کم عمر بچوں کیلئے سوشل میڈیا ضوابط بنائے جائیں، سعودی مجلس شوریٰ

ریاض، 30 جون (ایجنسیز): سعودی مجلس شوریٰ نے کمیونیکیشن، اسپیس اینڈ ٹیکنالوجی کمیشن سے مطالبہ کیا ہے کہ 16 سال سے کم عمر بچوں کیلئے عمر کی تصدیق کے ضوابط اور سوشل میڈیا پلیٹ فارمز کے استعمال سے متعلق قواعد وضع کیے جائیں تاکہ ڈیجیٹل دنیا میں بچوں کے تحفظ کو یقینی بنایا جا سکے۔ مجلس شوریٰ نے یہ سفارش ٹرانسپورٹ، کمیونیکیشن اور انفارمیشن ٹیکنالوجی کمیٹی کی رپورٹ پر غور کے بعد منظور کی۔ کمیٹی کے نائب صدر انجینئر خالد البریک نے مالی سال 1446-47 کیلئے کمیونیکیشن، سپیس اینڈ ٹیکنالوجی کمیشن کی سالانہ رپورٹ پر ارکان کی آراء اور مشاہدات ایوان کے سامنے پیش کیے۔ مجلس شوریٰ نے زور دیا کہ کمیشن ایسے ضوابط تیار کرے جن کے تحت 16 سال سے کم عمر بچوں کیلئے عمر کی تصدیق کا مؤثر نظام نافذ کیا جائے اور سوشل میڈیا پلیٹ فارمز کے استعمال سے مت

روزنامہ
ورقِ تازہ

(2)

نقشِ سخن

(ادبی صفحہ)

ترتیب وتزئین : اسماک آرٹس اینڈ گرافکس (ناندیڑ)

جھاگ

(افسانچہ)

از: اطہر کلیم احمد، ناندیڑ

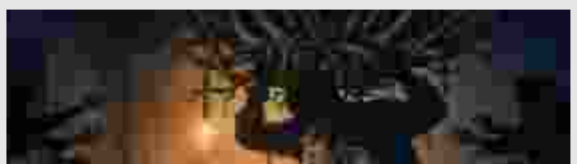

آسمان کی پھٹی چادر سے ستارے جھانکنے لگے تھے، جو کبھی کبھی بہتے ابر کی اوٹ میں چھپتے اور نکلتے۔رات کافی گزر چکی تھی، پرروز کی طرح آج پھر نیند اس کی آنکھوں سے کوسوں دور تھی۔لاکھ کوششوں کے باوجود کئی مہینوں سے وہ بھرپور نیند کو ترس گیا تھا۔

ایک طرف چارپائی پر اس کی بیوی لیٹی کچھ سوچ رہی تھی۔اچانک وہ ساجد کی طرف پلٹی اور کہنے لگی،"شبو خالہ کہہ رہی تھیں کہ مقبول اچھا لڑکا ہے۔ڈرائیور ہے،عمر بھلے کچھ زیادہ ہو مگر اچھا خاصہ کما لیتا ہے۔دیکھنا ہماری شازو اس کے ساتھ خوش رہے گی۔"

"سو جاؤ فہمیدہ... صبح بات کرتے ہیں اس بارے میں۔" ساجد نے تھکی ہوئی آواز میں کہا۔

اب وہ اسے کیا بتاتا کہ صبح جب مقبول کے چچا نے چائے کی پیالی میز پر رکھتے ہوئے نہایت رسان سے کہا تھا،" ساجد میاں! ہم کون سا جہیز مانگ رہے ہیں، بس لڑکے کے آنے جانے کے لیے ایک موٹر سائیکل اور برادری کے سامنے ناک رکھنے کو کچھ نقد، جوڑا..." یہ سنتے ہی ساجد کے ہاتھ میں پکڑی چائے چھلک گئی تھی۔چچا کے وہ نرم الفاظ اس کے دماغ کو آرے کی طرح چیر رہے تھے۔

وہ چارپائی پر کروٹیں بدلتے ہوئے سوچنے لگا،" مولوی صاحب تو کہتے تھے بیٹیاں جنت کا راستہ ہوتی ہیں...لیکن وہ یہ کیوں نہیں بتاتے کہ اگر غریب باپ ان بیٹیوں کے ہاتھ پیلے نہ کر سکے، تو یہی بیٹیاں اس کی زندگی کو جہنم بنا دیتی ہیں...جنت کا راستہ تو دور، یہ تو گلے کا وہ طوق بن جاتی ہیں جس کا بوجھ سانسیں چھین لیتا ہے۔"

ساجد بھی تین بیٹیوں کا باپ تھا اور حالات ایسے کہ کسی ایک کی بھی ذمہ داری اٹھانے سے قاصر۔بڑی بیٹی شازیہ قد کاٹھ میں ماں کے برابر آچکی تھی۔گزرے دو برسوں میں اس کے لئے کئی رشتے آئے اور مطالبات کی ایک طویل فہرست دکھا کر چلے گئے تھے۔

ڈاکٹر کی تجویز پر گزشتہ چند ماہ میں وہ نیند کی گولیوں کی کئی شیشیاں ختم کر چکا تھا۔آدھی سے ایک اور ایک سے دو گولیوں پر آجانے کے باوجود نیند اس سے روٹھی ہوئی رہتی تھی۔آج صبح ہی ساجد نے ایک اور شیشی خریدی تھی اور دل میں جو ارادہ کیا تھا، اسے پورا یقین تھا کہ اس کے بعد آج رات اسے ضرور ہمیشہ کی پرسکون نیند آجائے گی۔

کچھ دیر تک فہمیدہ جاگتی رہی اور پھر اسے نیند آگئی۔ساجد چت لیٹا چھت پر لٹکے پنکھے کو تکتا رہا، دھیمی رفتار سے گھومتے پنکھے کی چرخ چرخ کی مسلسل آواز بھی اس کے خیالات کا سلسلہ توڑنے میں ناکام تھی۔دور کسی کتے کی آواز سن کر گلی کے کتوں نے بھی زور زور سے بھونکنا شروع کر دیا۔

کتوں کی اس آواز نے اس کے خیالات کا سلسلہ توڑا اور وہ اچانک بستر سے اٹھا۔دراز سے گولیوں کی شیشی نکالی اور دبے قدموں کمرے سے باہر نکل گیا۔

ساتھ والے کمرے میں نیم تاریکی تھی۔اس کی تینوں بیٹیاں بے خبر سو رہی تھیں۔چوکھٹ پر ساجد کے قدم لمحے بھر کو لڑکھڑائے، ہاتھ میں پکڑی شیشی کا بوجھ منوں بھاری لگنے لگا، مگر پھر چچا کے الفاظ اور سماج کی بے حسی اس کے ذہن میں ہتھوڑے کی طرح بجنے لگی۔اس نے اندھیرے میں ہی شیشی کا ڈھکن کھولا...

کچھ دیر بعد وہ اپنے کمرے میں واپس آیا اور ایک گہرے خمار میں سو گیا۔

علی الصبح فہمیدہ کی دلدوز چیخوں سے ساجد کی آنکھ کھلی۔رات کا بندیان ٹوٹ چکا تھا۔وہ گرتا پڑتا، کانپتے وجود کے ساتھ اس کمرے کی طرف بھاگا...جہاں اس کی تینوں بیٹیوں کی منہ سے جھاگ اگلتی لاشیں پڑی تھیں۔

☆☆☆☆☆

ایک اہم سبق

(کہانی)

از : نکہت انجم ناظم الدین، معلمہ۔ضلع پریشد اردو بوائز اسکول بودوڈ ضلع جلگاؤں

ایک گاؤں میں ایک استاد جی تھے۔جنھیں سب ماسٹر لائی کے نام سے جانتے تھے۔وہ طلباء کو ہر موضوع سے متعلق پر اثر معلومات دیتے۔ان کے پاس سبھی موضوعات سے متعلق بے شمار معلومات تو تھی ہی ساتھ ہی ان میں یہ صلاحیت بھی موجود تھی کہ وہ زندگی سے متعلق قیمتی باتیں اور قیمتی سبق مثالوں کے ساتھ اس طرح طلباء کو سکھاتے کہ وہ ہمیشہ انھیں یاد رہتے۔ایک دن، ماسٹر لائی نے اپنے طلباء کو گاؤں کے درمیان میں واقع بوڑھے برگد کے نیچے جمع کیا۔اُنہوں نے اپنے ہاتھوں میں ایک مرتبان پکڑ رکھا تھا۔انھوں نے طلباء سے پوچھا،" تم اس مرتبان میں کیا دیکھتے ہو؟" طلباء نے مرتبان کا جائزہ لیا اور جواب دیا،" یہ خالی ہے، ماسٹر لائی۔" ماسٹر لائی نے ہنس کر کہا،" جس طرح یہ مرتبان خالی ہے اور ہم اس میں کچھ بھی بھر سکتے ہیں بالکل اسی طرح ہمارا دماغ بھی کچھ بھی بھرے جانے کے قابل ہوتا ہے اور منتظر ہوتا ہے کہ ہم اس میں کچھ بھریں لیکن یہ ہم پر منحصر ہوتا ہے کہ ہم اس میں کیا بھرتے ہیں اور ہمارے ذریعے بھری جانے والی سوچیں، خیالات اور جذبات ہماری زندگی کا رخ طے کرتے ہیں۔" پھر اُنہوں نے ایک پالی بیگ سے کچھ پیبلز (رنگین سجاوٹی پتھر) نکال کر مرتبان میں ڈال دیے۔" یہ پیبلز ہماری زندگی میں موجود اہم چیزیں ہیں جیسے خاندان، دوست، صحت، تعلیم، اور مہربانی سے بھرے جذبات۔" جب مرتبان پیبلز سے بھر گیا تو ماسٹر لائی نے اپنے طلباء سے پوچھا،" کیا مرتبان اب بھرا ہوا ہے؟" طلباء نے ایک آواز میں کہا،" جی، ماسٹر لائی، اب یہ بھرا ہوا ہے۔" ماسٹر لائی نے مسکراتے ہوئے مرتبان میں ڈھیر ساری ریت چھوڑ دی۔طلباء نے حیران ہو کر دیکھا کہ ریت پتھروں کے درمیان موجود خالی جگہوں میں بھر گئی ہے اور اس نے اپنی جگہ بنا لی ہے۔ماسٹر لائی کہنے لگے،" یہ ریت ہماری زندگی میں موجود چھوٹی چھوٹی چیزیں ہیں مثلاً روزمرہ کی سرگرمیاں، چھوٹی خوشیاں، اور سادہ سے لطف انگیز مشاغل۔یہ بظاہر معمولی ہوتی ہیں، لیکن یہ ہماری زندگی میں بہت اہم کردار ادا کرتی ہیں۔" پھر اُنہوں نے پوچھا،" کیا مرتبان اب بھرا ہوا ہے؟" اس مرتبہ، طلباء نے ہوشیاری سے جواب دیا،" شاید نہیں، ماسٹر لائی۔" ماسٹر لائی نے بوتل بھر پانی مرتبان میں انڈیل دیا۔جب تک کہ پانی اُوپر سے گر نہیں گیا۔وہ پانی ڈالتے رہے۔" یہ پانی محبت، ہمدردی، اور ہماری آگے بڑھنے کی صلاحیت کو ظاہر کرتا ہے۔ہمیں جب بھی لگتا ہے کہ ہماری زندگی بھری ہوئی ہے، دکھ سے، تکالیف سے اور اب اس میں خوشیوں کی کوئی گنجائش نہیں ہے تو یہ ہماری زندگی میں آگے بڑھنے کا خوشی اور کامیابی کو تلاش کرنے کا بہترین راستہ ہے۔پانی چھوڑنے کے بعد ماسٹر لائی نے اپنے طلباء سے کہا،" آپ نے دیکھا میں نے مرتبان میں کچھ چیزیں ڈال کر اسے انتہائی جاذب نظر بنا دیا ہے۔میرے پیارے بچو! بالکل اسی طرح ہم زندگی میں بڑی، چھوٹی اور خوبصورت چیزیں ڈال کر اسے بے حد خوبصورت بنا سکتے ہیں۔اپنے دل اور دماغ کو ان چیزوں سے بھریں جو واقعی اہم ہیں، پھر دیکھئے زندگی کا سفر کتنا دلکش اور پر لطف ہوتا ہے۔" اور اس طرح، قدیم برگد کے درخت کے نیچے طلباء نے ماسٹر لائی سے ایک سبق حاصل کیا کہ اپنی زندگی میں صحیح ترتیب سے چیزوں کو رکھنا بے حد مؤثر ہوتا ہے۔اور اپنی ترغیبات اور ترجیحات کا مناسب استعمال کر کے ایک بامقصد زندگی گزاری جا سکتی ہے۔

نورالحسنین کی افسانہ نگاری کا تنقیدی تجزیہ

فہیم خاتون مسرت، ناندیڑ، مہاراشٹرا

جس وقت تحریکِ آزادی شباب پر تھی اس وقت بمبئی ذریعہ معاش کا اہم مرکز تھا۔لوگ ملک کے مختلف حصوں سے ہجرت کر کے بمبئی میں داخل ہو رہے تھے جس میں ایک بڑا طبقہ ادیبوں کا بھی تھا۔پریم چند سے لے کر کرشن چندر، منٹو، بیدی، عصمت اور خواجہ احمد عباس جیسے اعلیٰ پایہ کے ادیبوں نے ممبئی کی ادبی محفل کو رونق بخشی۔یہ شہر اس وقت جدید افسانہ کا مرکز تھا۔جب یہاں کے ادیبوں نے ترقی پسند تحریک میں شمولیت اختیار کی تو ادبی دنیا میں ایک انقلاب آگیا۔اس تحریک نے جہاں دبے کچلے افراد کی زندگی اور ان کے مسائل کو موضوع بنایا وہیں ظالموں اور سرمایہ داروں کے ظلم و بربریت کے خلاف صدائے احتجاج بلند کی۔ترقی پسند تحریک کا دور اردو افسانہ نگاری کا عہد زریں کہا جا سکتا ہے۔اس وقت ہندوستان مختلف مسائل سے دوچار تھا۔عدم مساوات اور معاشی بحران کا مسئلہ ابھی حل بھی نہیں ہوا تھا کہ ملک کی تقسیم کا سانحہ پیش آیا، تقسیم ہند کے سانحے اور اس کے ردعمل کے طور پر رونما ہونے والے فسادات نے لوگوں کو ذہنی کرب میں مبتلا کر دیا۔

اس دوران انسانیت کو شرمسار کر دینے والے حادثات اور ہجرت کے کرب نے لوگوں کو بے حس بنا دیا جس نے ان کے سوچنے سمجھنے کی صلاحیت کو صلب کر دیا۔جہاں ان مسائل کی وجہ سے اردو افسانے کے موضوعات کو وسعت حاصل ہوئی، وہیں موضوعات کی یکسانیت نے اکتاہٹ پیدا کر دی، اور مقلدین کی بھرمار نے ادب کو نعرہ بنا دیا جس کی وجہ سے اس تحریک کا زور، روز بروز ختم ہوتا چلا گیا۔۱۹۶۰ء کے بعد اردو افسانے میں تجربات اور رد و قبول کے دور کا آغاز ہوا۔ان تجربات نے جہاں اردو افسانے کو مروجہ اسلوب سے باہر نکالا وہیں اردو افسانے کو نئے معنی و مفاہیم بھی عطا کئے۔جدیدیت کی یہ تحریک ادب کے ساتھ ساتھ اسلوب اور موضوعات میں بھی شعوری طور پر تبدیلی کی خواہش مند تھی۔چنانچہ اظہار خیال کیلئے نئے اسلوب کی تشکیل کا عمل شروع ہوا، اور یہیں سے اسلوب کی سطح پر تجربات کے دور کا آغاز ہوا۔موضوعات میں انفرادیت اور نئے پن کی جستجو نے انھیں اجتماعی موضوعات سے دور کر دیا۔کبھی افسانے میں کردار کو، کبھی کہانی کو رد کیا گیا۔افسانہ نگار اپنی بات اشاروں، کنایوں، تشبیہات و استعارات میں بیان کرنے لگا۔حقیقت نگاری کا اسلوب علامتی اور تمثیلی پیرایہ بیان اختیار کرتا چلا گیا۔اسی دور میں قاری تلازمہ خیال، خود کلامی، شعور کی رو کی تکنیک اور آپ بیتی جیسے اسلوب سے متعارف ہوا۔۱۹۷۰ء کے بعد اردو افسانہ نگاری کا اہم مرکز مہاراشٹر رہا۔

مہاراشٹرا میں پیدا ہونے والے ماہر افسانہ نگار نورالحسنین۔19 مارچ 1950 کو اورنگ آباد میں پیدا ہونے والے سید نورالحسنین کا تعلق نقش بندی سلسلے کے ایک صوفی خاندان سے ہے۔ان کا مکمل نام سید نورالحسنین نقش بندی ہے۔ان کے اجداد تاجکستان کے شہر بُخند سے ہجرت کر کے لاہور پہنچے اور مقام ایمن آباد میں سکونت پذیر ہوئے۔وہاں انہوں نے خانقاہی نظام قائم کیا۔اُن کے پوتے سید شاہ عنایت الٰہی نے ہجرت کر کے برہان پور پہنچے۔وہاں سے مہاراشٹر کے علاقے بالا پور پہنچے اور وہاں نقشبندیہ خانقاہ کی بنیاد رکھی۔ان کے پوتے سید شاہ قمر الدین نقشبندی اورنگ آباد (دکن) پہنچے۔

مشہور شاعر سکندر علی وجدؔ ان کے ننھیالی رشتہ دار تھے اور جماعت علی شاعر ان کے پھوپھی زاد بھائی تھے۔ایسے ادبی ماحول میں نورالحسنین قلم نہ سنبھالتے تو کیا کرتے۔ساتویں جماعت سے ان کے ہاتھ میں قلم آگیا تھا۔میٹرک کے بعد مزاحیہ کالم لکھنے لگے جو مقامی اخبارات میں شائع ہوتے تھے۔لیکن قلم کار بننے سے پہلے وہ ایک ڈرامہ آرٹسٹ بن چکے تھے۔وہ اسکول کے ڈراموں میں حصہ لیتے تھے۔نورالحسین شاعر بننا چاہتے تھے لیکن اردو نثر میں قلم آزمائی کرنے لگے۔انہوں نے پہلی کہانی بچوں کے لئے 'انسانیت' کے عنوان لکھی۔اس کہانی کی اشاعت سے انہیں خوشی بھی ہوئی اور ڈر بھی لگا۔ڈر کی وجہ یہ تھی کہ ان کے خاندان میں اسکولی تعلیم سے ہٹ کر بچوں کے اس طرح لکھنے پڑھنے پر پابندی تھی۔لیکن وہ چوری چوری لکھتے بھی رہے اور چھپتے بھی رہے۔اگر یہ کہا جائے کہ نورالحسنین کو افسانہ نگار بنانے میں ان کے اندر موجود آرٹسٹ کا ہی ہاتھ ہے تو شاید غلط نہیں ہوگا۔

ساتویں جماعت سے لکھنے لکھانے کا جو سلسلہ نورالحسنین نے شروع کیا تھا۔ان پانچ افسانوی مجموعے ہیں، چار ناولیں، تنقید کی پانچ کتابیں اور بچوں کے لئے کہانیوں کے تین مجموعات اور ایک ڈرامے کے بعد بھی مسلسل جاری ہے۔نورالحسنین ادب کی تخلیق کے عمل میں تجربات کرتے رہتے ہیں۔وہ چونکہ ریڈیو، ٹیلی ویژن اور اسٹیج سے جڑے رہے ہیں اس لئے انہوں اپنے افسانوں اور ناولوں میں فلیش بیک تکنیک کے علاوہ شعور کی رو، خود کلامی اور منظری تکنیک کا بھی استعمال کیا ہے۔تصوف اور عصری مسائل پر مبنی اپنے ناول تلک الایام میں بھی انہوں نے تکنیکی تجربے کئے ہیں۔وہ عالموں اور صوفیوں کے خانوادے میں پیدا ہوئے۔ان کے خاندان کے بزرگوں کی حیات اور اُن کی تعلیمات کے کتابوں اور مختلف تذکروں میں ذکر ہے۔اُنھیں کردار بنانے کے لیے نورالحسنین نے Schizophrenia نامی ایک مرض کا سہارا لیا جس کے مریض کو عجیب عجیب چہرے نظر آتے ہیں۔وہ اُن سے باتیں بھی کرتا ہے۔وہ ایسے مناظر بھی دیکھتا ہے جہاں وہ کبھی گیا ہی نہیں ہوتا ہے۔

اس مرض کا سہارا لیکر ہی وہ یہ اچھوتا ناول لکھنے میں کامیاب ہو سکے۔نورالحسنین کے چاند ہم سے باتیں کرتا ہے ناول میں فارمیٹ سے بغاوت نظر آتی ہے۔انہوں نے اس ناول میں کئی کہانیوں کو جوڑنے کی وہی تکنیک استعمال کی ہے جو مہابھارت میں نظر آتی ہے، اس ناول میں ایک کے بعد ایک کئی کہانیاں آتی ہیں لیکن اصل کہانی قائم رہتی ہیں۔یہ ناول عشق کے موضوع پر ہے، وہ اپنے ناولوں کے لیے بہت ہوم ورک کرتے ہیں۔موضوع سے متعلق مطالعہ کرتے ہیں۔نوٹس تیار کرتے ہیں۔ضرورت پڑنے پر قدیم پینٹنگس کی تلاش کرتے ہیں۔نقشوں کی مدد لیتے ہیں۔تاریخ اور جغرافیہ کی کتابیں کھنگالتے ہیں۔شاید اس لیے کہا جانے لگا کہ نورالحسنین نے ناول نگاری کو بھی ریسرچ ورک بنا دیا ہے۔ممتاز افسانہ نگار و ناول نگار ڈاکٹر عبدالصمد کا خیال ہے کہ:

"قرۃ العین حیدر کے بعد نئی نسل میں نورالحسنین ہی ہیں جو ناول کے لکھنے سے پہلے تحقیقی مواد جمع کرتا ہے۔"

نورالحسنین اپنی ادبی زندگی کے بارے میں ایک انٹرویو میں خلاصہ کرتے ہوئے کہتے ہیں:

"میری ادب میں انٹری ہی بچوں کے ادب سے ہوئی جب میں خود بچہ تھا۔اُس وقت بھی لکھتے وقت میں اپنے آپ سے سوال کرتا تھا کہ میری خواہشات کیا ہیں؟ میرے دوست مجھ سے کس قسم کی کہانی سننا پسند کرتے ہیں۔رہی بات لفظیات کی تو وہ وہی ہوتے تھے جنھیں میں استعمال کرتا تھا۔عمر کے ساتھ ہی ساتھ میں افسانہ نگاری کی طرف مائل ہو گیا تھا اور بچوں کے لیے لکھنے کا شوق مجھ سے جدا ہو گیا تھا۔لیکن قسمت مجھ سے پھر ایک بار یہ کام لینا چاہتی تھی۔

(افسانے کا رتقاء ہر لحاظ سے ہوا ہے۔ انٹرویو۔ڈاکٹر غضنفر 202251)

۱۹۸۰ء کے بعد مہاراشٹرا میں لکھے گئے افسانوں میں سلام بن رزاق کا افسانہ "آخری کنگورہ"، نورالحسنین کا "فقط بیان تک" اور "سبزہ نوررستہ کا نوحہ"، مشتاق مومن کا "تزنت شور مچائیے اور انعام پائیے"، ساجد رشید کا "سونے کے دانت"، انور خان کا "حق"، نورالحسنین کا "گڑھی میں اترتی شام" اور "فنکاری"، انور قمر کا "فضول کاغذات میں ملے تین خط"، احمد عثمانی کا "اپنی مٹی" اور اشتیاق سعید کا افسانہ "ہل جوتا" وغیرہ مہاراشٹر کے نئے افسانوں میں اولیت کے حامل ہیں۔بیسویں صدی کی آخری دہائی میں مہاراشٹر کے افسانہ نگاروں نے موضوعات کی یکسانیت اور مروجہ افسانوی اسلوب کے خلاف آواز بلند کی اور اس کہانی کی تلاش میں سرگرداں ہو گئے جس میں دل کے دھڑکنے کی صدا واضح طور پر سنی جا سکے اور کہانی روح کی تسکین کا ذریعہ بن سکے۔جس میں شہری زندگی کے مسائل اور زندگی بسر کرنے کی جدوجہد کے ساتھ ساتھ ان کی آرزوئیں اور تمنائیں انگڑائیاں لے رہی ہوں اور معاشرے کے ایک ایک پہلو کو اجاگر کر سکے، جہاں کہانی اسلوب کے پردے میں نہ چھپ جائے۔اس احساس کے زیر اثر مہاراشٹر کی اردو افسانہ نگاری نے اپنا رخ بدلا جو کہ نہ تو اپنے پیش رو افسانہ نگاروں کے مشابہ تھا اور نہ ہی بالکلیہ جدیدیت کا منحرف جس کے نتیجے میں ایک ایسے افسانے کا چہرہ سامنے آیا جسے ناقدین نے "نئے افسانے" کے نام سے منسوب کیا، جو کہ افسانہ نگاروں کے فطری تقاضوں کو اپنے بھیتر پوری طرح سموئے ہوئے تھا۔اس دور کے افسانہ نگاروں نے جہاں کہانی پن کے انحراف کو رد کیا، وہیں علامتی افسانوں کی بامعنویت گیرائی اور گہرائی کو بھی اپنے افسانوں میں جگہ دی۔اس نئے افسانے کی کامیابی کا سہرا، انور خان، شوکت حیات، سلام بن رزاق حسین الحق، نورالحسنین، بیگ احساس، نگار عظیم، اور انور قمر کے سر ہے۔مگر ان کے شانہ بشانہ مہاراشٹر کے دوسرے افسانہ نگاروں نے بھی اسے ترقی دینے میں اہم کردار ادا کیا۔

آج مہاراشٹر میں اردو افسانے کی یہ مستحکم بنیاد انھیں افسانہ نگاروں کی کوششوں اور کاوشوں کا ثمرہ ہے۔عصر حاضر کے مہاراشٹر کے افسانہ نگاروں انور خاں شوکت حیات، میں سلام بن رزاق، حسین الحق، انور قمر، ساجد رشید، انور خان، نورالحسنین، بیگ احساس، نگار عظیم، انور قمر، حمید سہروردی، مقدر حمید، سید محمد اشرف، معین الدین جنابڑے، بلراج مین را، بانو سرتاج، احمد عثمانی، ایم مبین، عارف خورشید، مشتاق مومن، قاضی مشتاق، محمود ایوبی، علی امام نقوی، مظہر سلیم، اشتیاق سعید، رحمن عباس، مشتاق رضا، عظیم راہی، م۔ناگ، طارق کوہاپوری، اقبال نیازی اور براق مرزا وغیرہ کا نام خصوصیت کے ساتھ قابل ذکر ہے۔ ترقی پسند تحریک نے مہاراشٹر میں جو اردو افسانہ نگاری کا بیج بویا تھا آج وہ توانا درخت بن کر کئی جدید افسانہ نگاروں کیلئے راحت کا سبب بن گیا ہے۔نورالحسنین 1980 کے بعد کے افسانہ نگاروں میں ایک اہم نام ہیں۔

وہ پچھلے 40 برسوں سے افسانے لکھ رہے ہیں۔اب تک ان کے پانچ افسانوی مجموعے شائع ہو چکے ہیں، پہلا مجموعہ "سمٹتے دائرے 1985، دوسرا" مور رقص اور تماشائی 1988، تیسرا" گڑھی میں اترتی شام 1999، چوتھا" فقط بیان تک 2012، اور پانچواں آخری مجموعہ" بھور بھئی جاگو" وغیرہ ہیں۔نورالحسنین کے افسانوں میں کہیں نہ کہیں مقامیت۔علاقائیت اور ارضیت کی مثال ضرور ملتی ہے۔جو اپنے آپ میں آفاق ہیں۔ان کی مکالمے نگاری اپنے مناسب سمتوں میں رواں دواں ہے۔اکثر مکالمے کردار کے سمنا سبت سے ہوا کرتے ہیں۔ان کے افسانوں میں کہانی بھی ہے، تام جھام ہے، چہل پہل ہے، شرگوشیاں بھی ہیں، شور بھی ہے سناٹے بھی ہیں نیند بھی ہے اور بیداری بھی ہے ایسا لگتا ہے کہ ایک آباد دنیا کی آباد کہانیاں ہیں۔یہ وہ خوصیات ہیں جس کی بنیاد پر نورالحسین اپنے معاصر افسانہ نگاروں میں منفرد مقام رکھتے ہیں۔

غزل

از : سہیل انجم (مالیگاؤں)

کچھ دیر وہاں قرب کی تاثیر سے لگ کر
چپ چاپ کھڑا تھا تری تصویر سے لگ کر

شاید ہو ترے پاس مرے درد کا درماں
تدبیر کوئی کر مری تقدیر سے لگ کر

کیا یاد ہے پتھر پہ کسی میں نے لکھا تو
کچھ تو نے لکھا تھا مری تحریر سے لگ کر

اب یاد کے ملبوں کے نشاں تک نہیں ملتے
اک گھر تھا یہاں شہر کی تعمیر سے لگ کر

الفت تھی، لگاؤ تھا کہ خدشہ تھا کسی کا
"صیاد بھی بیٹھا رہا زنجیر سے لگ کر"

اک صاحب ثروت کی پڑی لاش ہے تنہا
اور بھیڑ جمی اس کی ہی جاگیر سے لگ کر

☆☆☆☆☆

دوگواہ

(افسانہ)

ازقلم: حُسین قریشی، بلڈانہ مہاراشٹر (انڈیا)

"کیا تمھاری کسی سے بات ہوئی؟ کیا کوئی ہماری مدد کرنے کے لئے تیار ہوا ہے؟ اس میں دین و دنیا کی بھلائی ہے۔کسی کی مدد ہمیں گناہ سے بچانے والی اور اجر و ثواب عطا کرنے والی ہے۔تم تو کہہ رہے تھے کہ یہ نیک کام کے لئے ہر کوئی تیار ہو جائیگا۔مگر کیا ہوا؟ اب تک کوئی راضی کیوں نہیں ہوا؟" خدیجہ نے نہایت ہی افسوس و مفکرانہ انداز میں خالد سے پوچھا۔" میں نے چند افراد سے بات کی ہے۔مگر اب تک کسی نے بھی ہامی نہیں بھری ہے۔پتہ نہیں وہ کیا سوچتے ہیں۔اُن لوگوں کو کس بات کا ڈر ہے؟ اس کام کے لئے لوگ کیوں تیار نہیں ہو رہے ہیں؟ میری سمجھ تھی کہ اس کام کے لئے ہر کوئی راضی ہو جائیگا۔مگر آج مجھے بہت افسوس ہو رہا ہے۔لوگ مختلف بہانے بتا کر دور ہو رہے ہیں۔تو کوئی الگ الگ مشورے دے رہا ہے۔" خالد نے افسوس ظاہر کرتے ہوئے کہا۔

"خدیجہ!!!۔۔ میں نے ایک ملازم سے اپنے بارے میں بات کی۔اسے اچھے انداز میں سمجھایا۔وہ نہایت غور و فکر سے مجھے سنتا رہا۔کچھ دیر خاموش رہنے کے بعد اس نے کہا۔" بھائی!!!۔۔تم نیک کام کر رہے ہو۔مگر میری نوکری کا سوال ہے۔اگر بعد میں کچھ واویلہ مچا یا لڑکی والوں نے کچھ ایکشن لیا تو میری نوکری پر آنچ آجائیگی۔تم دوسرے کسی آدمی کو کہو۔" اسکے بعد میں نے قریبی ساتھی جو تعلیم یافتہ ہے۔دین کی سمجھ رکھتے ہے اور وہ اکثر سوشل میڈیا پر وقتاً فوقتاً بیوہ عورتوں کے مسائل کو اجاگر کرتے رہتے ہے۔وہ قوم کا غمخوار ہے۔وہ سوشل میڈیا پر اپنی پوسٹس کے ذریعے یہ پیغام دیتے ہیں کہ ہمیں قوم و ملت کی بیٹیوں و خواتین اور ساتھ ہی بڑھتی عمر والی کنواری لڑکیوں اور بیوہ عورتوں کے لئے فلاحی و ترقیاتی پروگرام منعقد کرنا چاہیے۔انکی شادی کروانے کے کوششیں کرنی چاہئے۔نکاحِ ثانی کو عام کرنا چاہیے۔تاکہ وہ غیر مسلم لڑکوں کے بہکاوے میں آکر اپنی دنیا و آخرت تباہ و برباد نہ کرے۔مگر اس نے بھی گواہ بننے سے انکار کر دیا۔مجھے جیسے بجلی کا جھٹکا لگا۔میرے تو ہوش اڑ گئے۔اب میری سمجھ میں نہیں آرہا تھا کہ کیا کروں؟ کس سے کہو؟ یہاں تو اپنے ہی ساتھ نہیں دے رہے ہیں۔تو انجانے لوگ بھلا کیوں کر اور کیسے ساتھ دینگے۔

مگر خدیجہ.....تمھاری صورت و سیرت نے اور تمھاری محبت و چاہت نے مجھے حوصلہ دیا۔صبر دیا۔میں نے اعتماد کے ساتھ پھر سے کوشش شروع کی۔میری ملاقات ایک پڑھے لکھے انجان آدمی سے ہوئی۔اس نے مجھے صلاح دی کہ" بھائی۔۔۔اس کام کے لئے کوئی تعلیم یافتہ راضی نہیں ہوگا۔تم ایسا کرو کوئی روب و رسوب والے شخص سے رابطہ کرو۔ایسے لوگ کسی سے نہیں ڈرتے ہیں۔وہ تمھاری مدد بھی کرینگے اور حفاظت بھی کرینگے۔" خدیجہ۔۔۔تم سن رہی ہو نا۔۔۔؟ مجھے بہت تعجب ہوا کہ یہ کیا کہہ رہے ہیں۔اور کس کے پاس جانے کا مشورہ دے رہے ہیں۔جب تعلیم یافتہ لوگ اس بات کو سمجھ نہیں پا رہے ہیں تو بھلا۔۔۔۔جاہل، انپڑھ لوگ کیسے سمجھ سکتے ہیں؟ لوگ اپنے اپنے جواز پیش کرتے اور گواہ بن نے سے انکار کر دیتے۔کبھی۔۔کبھی۔۔۔میرے دل میں خیال آتا ہے۔کہ یہ نکاح کا چکّر فضول ہے۔چلو۔۔۔خدیجہ، ہم محبت کی تکمیل کرتے ہیں۔بہت لوگ یہی کر رہے۔یہ بہت آسان ہے۔خالد نے پریشانی کا اظہار کرتے ہوئے، جھنجھلاہٹ سے، غصے میں خدیجہ سے کہا۔

" ہاں!!!۔۔۔خالد میں جانتی ہوں کہ تم اس کام کو جتنا آسان سمجھ رہے تھے وہ اتنا آسان نہیں ہے۔لوگوں کے نظریات مختلف ہوتے ہیں۔اکثر کے قول و فعل میں تضاد ہوتا ہے۔تم زنا کرنے کو کہہ رہے ہو۔پاگل ہو گئے ہو۔شاید!!!۔۔۔تم اپنا وعدہ بھول گئے ہو۔جو تم نے مجھ سے کہا تھا۔کہ ہم نکاح کے بعد ہی ملے گے۔تم زیادہ ٹینشن مت لو۔پریشان نہ ہو۔صبر سے کام لو اور آئیندہ ایسی سوچ کبھی اپنے ذہن میں پیدا نہیں کرنا۔۔۔۔سمجھے۔۔۔۔تم اللہ پر توکل رکھکر کوشش جاری رکھو۔بس گواہ اپنے نکاح کا چرچا کرنے والے نہ ہو۔اس بات کا خیال رکھنا۔ورنہ پورے شہر میں واویلا مچ جائیگا۔تمھاری بیوی، بھائی بہن اور دیگر رشتے دار ناراض ہو جائیں گے۔اگر ہمارے نکاح کا شور شرابہ ہوا تو تمھیں بہت زیادہ پریشانیوں و مسائل کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔ہمارے ساتھ اللہ کی مدد ہے۔ہم، اچھا اور نیک کام کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔زنا جیسی لعنت سے بچنے کی سعی کر رہے ہیں۔ہر اچھے و نیک کام میں تھوڑی بہت پریشانیاں تو آتی ہی ہے نا۔۔۔میں تمھیں دل سے چاہتی ہوں۔تم نے میرے احساسات کو سمجھا، میرے جذبات و خیالات کو سمجھا اور ساتھ ہی نکاح کے لئے راضی ہو گئے ہو۔اس لیے میں تمھاری مشکور ہوں۔تم بہت اچھے نیک دل انسان ہو۔" اب میں گھر جاتی ہوں۔تمھیں اگر دو گواہ مل جائے تو مجھے اطلاع دینا۔میں منتظر رہوگی۔

تمھارے لئے ایک خوشخبری ہے۔" کیسی خوشخبری!!!۔۔۔جلد سناؤ۔خالد نے خدیجہ کی بات کاٹ کر تجسس سے پوچھا۔" میری والدہ نے اپنے رشتے کو قبول کر لیا ہے۔وہ بھی میری اس ترکیب کو سمجھ چکی ہے۔" میری والدہ نے کہا" بیٹی!!۔۔۔تمھارا یہ فیصلہ بہت اچھا اور نیک ہے۔اللہ آسانی پیدا کریگا۔" "ارے!!!۔۔۔واہ یہ تو بہت خوشی کی بات ہے۔" خالد نے اُچھل کر کہا۔" ٹھیک ہے۔۔اللہ عزوجل سے دعا کرنا۔۔خدا حافظ۔۔۔!" خدیجہ نے خالد کا ہاتھ پکڑ کر اسے دلاسہ دیا اور اپنی محبت کا اظہار کر کے جانے لگی۔

خدیجہ!!!۔۔۔اس دَور میں زنا نہایت آسان اور نکاح بہت مشکل ہو گیا ہے۔سماج میں خاص طور سے نکاحِ ثانی کرنے والے جوڑوں کو ذلیل سمجھا جاتا ہے۔انھیں سماج سے دور کر دیا جاتا ہے۔مجھے بہت تعجب ہوتا ہے کہ آج کے ترقی یافتہ دور میں بھی لوگ اس کام کا بائیکاٹ کرتے ہیں۔تم بے فکر رہو۔میری تلاش جاری ہے۔تم جاؤ میں تمھیں اطلاع دونگا۔۔خدا حافظ۔۔" خالد نے خدیجہ کو ہمت دی اور سمجھاتے ہوئے کہا۔خدیجہ کے روزآنہ میسیج آتے رہتے تھے۔وہ خیریت کے بعد صرف نکاح کے لئے دو گواہ ملے یا نہیں یہ پوچھتی رہتی۔خالد بہت افسوس کے ساتھ نہیں جواب دیتا۔وہ بھی کیا کرتا نکاحِ ثانی کے لئے نہ بیوی راضی ہوتی ہے اور نہ ہی سماج اسے اچھا سمجھتا ہے۔اسی لئے تو قوم و ملت کی لڑکیاں غیروں کے بہکاوے میں آکر اپنی عزت و عفو اور عصمت کو لٹانے کے ساتھ ہی اپنی دنیا و آخرت کو برباد کر رہی ہیں۔مگر اس طرف ہمارا ذہن نہیں جاتا ہے۔اس طرح کے حادثات کو روکنے کی اشد ضرورت ہے۔" خدیجہ نے خالد کی باتیں سن کر ہامی بھری اور اپنے گھر کی طرف چلی گئی۔

خالد آج کمپنی کے کس

میرے شعری سفر کے یادگار لمحات

از : عطاؔ حیدرآبادی

فون نمبر:9423438106

حیدرآباد میں اپنی اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے دوران میں اردو شاعری سے ذوق پیدا ہوا۔ مجھے وہاں پر ادبی ماحول سے روشناس ہونے کا موقع ملا، میرے دوست احباب اردو شاعری کے دل دادہ تھے۔ اکثر رویندر بھارتی، گاندھی بھون اور نمائش میدان میں شاعروں کی محفلیں ہوا کرتی تھیں۔ خاص طور پر حیدرآباد کے اُستاد معروف شاعر حضرت شاذؔ تمکنت کے ایک قریبی رشتہ دار ہمارے ادبی گروپ میں شامل تھے، ان کے توسط سے ہمیں شاذ تمکنت صاحب کی ادبی مشاعروں میں شریک ہونے کا شرف حاصل ہوا اور پھر مجھ میں شعر کہنے کا جذبہ پیدا ہوا۔ میری خوش نصیبی یہ ہے کہ میں نے اپنی ابتدائی شاعری پر شاذ تمکنت صاحب کی اصلاح لی جس کی ایک یادگار تصویر میرے پاس محفوظ ہے۔

حیدرآباد سے میٹرک پاس کرنے کے بعد یشونت کالج ناندیڑ میں آئندہ تعلیم کے لئے داخلہ لیا۔ اسی دوران فیروز رشیدؔ سے ملاقات ہوئی اور پھر ذوق شاعری کا سلسلہ آگے بڑھا۔ محترم اختر الزماں ناصرؔ صاحب ان دنوں ناندیڑ میں تشریف فرما تھے وہ ایک اسکول میں ہیڈ ماسٹر کے عہدے پر فائز تھے۔ ان سے میں نے اپنی سنجیدہ غزلوں پر اصلاح حاصل کی اور اس طرح استاد کی اصلاح سے میرا کلام رسالوں میں چھپتا رہا۔ ایک مرتبہ زندہ دلان حیدرآباد کے مشاعرے میں طنز و مزاح کے معروف شاعر پاگلؔ عادل آبادی کو سننے کا اتفاق ہوا۔ ان کی مزاحیہ شاعری دل کی گہرائیوں میں اتر گئی خاص طور پر ان کی پیروڈی دل و دماغ پر چھا گئی۔ یہیں سے میں نے پیروڈی کہنا شروع کیا۔ میں نے سنجیدہ شاعری کو خیر باد کہہ دیا۔ آہستہ آہستہ مزاحیہ شاعری کا رنگ جمتا گیا۔ اسی زمانے میں ایک فلمی گیت بہت مشہور ہوا تھا کہ:

آئے ہو میری زندگی میں تم بہار بن کے
میرے دل میں یوں ہی رہنا تم پیار پیار بن کے

میں نے لکھا،

آئے ہو میری زندگی میں تم زکام بن کے
میرے گھر میں یوں رہنا تم جھنڈو بام بن کے

اس طرح میں نے اس گیت کی پوری پیروڈی لکھ ڈالی۔ فیروز رشیدؔ نے جب یہ سنا تو مجھے پورنا کے مشاعرے میں بحیثیت مزاحیہ شاعر لے گئے۔ اُس مشاعرے میں پاگلؔ عادل آبادی، فرید انجم جیسے مشہور شعراء موجود تھے۔ فیروز رشید کی نظامت میں مجھے بڑے اچھے انداز میں انہوں نے پیش کیا۔ لوگوں نے بہت پسند کیا پھر اس کے بعد میں نے بے شمار فلمی گیت اور مشہور غزلوں کو مزاحیہ انداز میں لکھ ڈالا۔ دیکھتے ہی دیکھتے میں ایک مزاحیہ شاعر مشہور ہوگیا۔ چند دنوں بعد اکولہ شہر میں کل ہند مشاعرہ تھا۔ اس میں بین الاقوامی طنز و مزاح کے شاعر محترم ساغرؔ خیامی صاحب مدعو تھے۔ ان کی موجودگی میں پڑھنا میرے لئے باعث فخر بات تھی۔ مشاعرے کے بعد ساغر صاحب نے میری حوصلہ افزائی کی، یہ لمحہ میرے لئے بے حد یادگار رہا۔ یہ مشاعرہ ای ٹی وی اردو پر دکھلایا گیا۔ جسے دیکھ کر لکھنؤ کی مشاعرہ کمیٹی نے مجھے اپنے سالانہ کل ہند لکھنؤ مشاعرے میں مدعو کیا۔ یہ دعوت ملنے پر میری خوشی کی انتہا نہیں رہی۔ میں اے پی ایکسپریس حیدرآباد سے راست لکھنؤ پہنچا میرا شاندار استقبال کیا گیا۔

ایک زمانے میں جن معروف شعراء کو پہلی صف میں سامنے بیٹھ کر سنا کرتا تھا جیسے منظرؔ بھوپالی، منور رانا، نوازؔ دیوبندی، ماجدؔ دیوبندی، پاپولر میرٹھی، جوہر کانپوری، راحتؔ اندوری، نسیم نکہت، اقبالؔ اشعر، معراج فیض آبادی وغیرہ کے ساتھ لکھنؤ کی سرزمین پر ہزاروں کی تعداد میں شائقین کے سامنے مشاعرہ پڑھنا میرے لئے ایک یادگار لمحہ تھا۔ پھر اس کے بعد میں نے پیچھے مڑ کر نہیں دیکھا اللہ کے کرم سے میں ہندوستان کے تقریباً سارے بڑے شہروں جیسے آگرہ، ممبئی، احمد آباد، پونہ، حیدرآباد کی پوری ریاست، اورنگ آباد اور کئی شہروں میں مشاعرے پڑھے ہیں۔ سب سے بڑی بات یہ ہے کہ یوٹیوب پر میرے مشاعرے موجود ہیں۔ جنہیں دیکھ کر 2023ء میں سعودی عرب کے شہر دمام میں یوم جمہوریہ ہند کے موقع پر منعقدہ عالمی مشاعرے میں شرکت کی دعوت ملی۔ جو میرے لئے سب سے بڑا اعزاز ہے۔ اس مشاعرے میں ہندوستان سے صرف دو شاعر جناب طاہر فرازؔ، عطاؔ حیدرآبادی اور محترمہ شاعرہ لتا حیاؔ کو مدعو کیا گیا تھا۔ یہ اطلاع ملتے ہی میرے کرم فرما اردو اخبار ورق تازہ کے مدیر اعلیٰ جناب محمد تقی صاحب اور اردو اخبار کامل یقین کے مدیر اعلیٰ جناب محمد صادق صاحب نے مسرت کا اظہار کرتے ہوئے اپنے اپنے دفاتر میں بلوا کر میرا شاندار استقبال کیا اور اپنی نیک تمناؤں کا اظہار بھی کیا۔ ان استقبالیہ تقاریب میں میرے ہم عصر شعراء محترم محمود علی سحرؔ، جناب تمیز احمد پرواز، جناب ظہیر الدین بابرؔ، جناب سہیلؔ احمد صدیقی، جناب علیم اسرارؔ، اطہرؔ کلیم وغیرہ بہ نفس نفیس موجود تھے۔ حال ہی میں نومبر 25 میں ریاست اڑیسہ کے کل ہند مشاعرے میں شرکت کیا ہوں اور یہ سلسلہ جاری ہے۔

بھیونڈی TET پیپر لیک معاملے میں بڑا انکشاف: مفرور ماسٹر مائنڈ کی بیوی پٹنہ سے گرفتار، 6 جولائی تک پولیس ریمانڈ

بھیونڈی : ۳۰؍ جون (شارف انصاری):- مہاراشٹر کے سنسنی خیز TET (ٹیچر اہلیت امتحان) پیپر لیک معاملے کی تحقیقات کر رہی تھانے پولیس کو ایک اور بڑی کامیابی حاصل ہوئی ہے۔ کئی دنوں سے سرخیوں میں رہنے والے اس کیس میں مفرور مرکزی ملزم بجیندر کمار گپتا کی اہلیہ سمن کماری کو بہار کے پٹنہ سے گرفتار کر کے منگل کے روز کونگاؤں پولیس نے بھیونڈی عدالت میں پیش کیا۔ عدالت نے پولیس کے دلائل سننے کے بعد ملزمہ کو 6 جولائی تک پولیس ریمانڈ میں بھیجنے کا حکم دیا۔ پولیس کے مطابق مفرور مرکزی ملزم بجیندر کمار گپتا کی تلاش میں تھانے پولیس کی خصوصی ٹیم بہار کے ضلع سمستی پور کے کمہرار گاؤں پہنچی تھی۔ پولیس کو اطلاع ملی تھی کہ بجیندر وہاں چھپا ہوا ہے، تاہم پولیس کے پہنچنے سے قبل ہی وہ فرار ہو گیا۔ تحقیقات کے دوران پولیس نے کال ڈیٹیل ریکارڈ (CDR)، موبائل لوکیشن اور دیگر تکنیکی شواہد کی بنیاد پر اس کی بیوی سمن کماری کو حراست میں لیا اور پوچھ گچھ کے بعد گرفتار کر لیا۔ تحقیقاتی ایجنسیوں کا ماننا ہے کہ پیپر لیک معاملے میں ہونے والی مالی لین دین کی کڑیاں سمن کماری کے بینک کھاتوں سے جڑی ہو سکتی ہیں۔ اسی پہلو کی گہرائی سے جانچ کے لیے پولیس نے عدالت سے ریمانڈ کی درخواست کی تھی۔ پولیس یہ بھی جاننے کی کوشش کر رہی ہے کہ آیا ملزمہ کے بینک اکاؤنٹس کے ذریعے کسی قسم کی رقم منتقل کی گئی، کیا اس نے مفرور مرکزی ملزم کی مدد کی، اور کیا اس کے ذریعے پولیس مرکزی ملزم تک پہنچ سکتی ہے۔ پولیس تحقیقات میں اب تک یہ بات سامنے آئی ہے کہ TET امتحان کے سوالیہ پرچے اتر پردیش کے آگرہ میں واقع ایک پرنٹنگ پریس سے باہر نکالے گئے تھے۔ وہاں سے انہیں دہلی کے راستے مہاراشٹر لایا گیا اور منظم انداز میں پیپر لیک کیا گیا۔ اس معاملے میں پہلے ہی تین ملزمان گرفتار کیے جا چکے ہیں۔ اب سمن کماری کی گرفتاری کے بعد گرفتار ملزمان کی تعداد چار ہو گئی ہے، جبکہ آگرہ سے سوالیہ پرچے فراہم کرنے والے مزید چار ملزمان اب بھی مفرور ہیں، جن کی گرفتاری کے لیے مہاراشٹر اور اتر پردیش میں مسلسل چھاپے مارے جا رہے ہیں۔ کونگاؤں پولیس کا کہنا ہے کہ اس پورے ریکیٹ میں شامل تمام افراد کے کردار کی جانچ کی جا رہی ہے۔ الیکٹرانک شواہد، بینک ٹرانزیکشن، موبائل کال ریکارڈ اور دیگر تکنیکی ثبوتوں کی بنیاد پر تحقیقات آگے بڑھ رہی ہیں۔ پولیس کا دعویٰ ہے کہ آنے والے دنوں میں اس کیس میں مزید اہم انکشافات ہو سکتے ہیں۔ دریں اثنا، ملزمہ کی جانب سے وکیل ایڈوکیٹ سیلیش گائیکواڑ نے عدالت کے باہر میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ ان کی مؤکلہ سمن کماری تحقیقات سے فرار نہیں تھیں بلکہ انہوں نے پولیس کے ساتھ مکمل تعاون کیا۔ ان کے مطابق پولیس نے صرف اس بنیاد پر انہیں گرفتار کیا کہ گرفتاری کے بعد انہوں نے اپنے شوہر بجیندر کمار گپتا سے موبائل فون پر بات کی تھی۔ اب تک کسی مالی لین دین کا کوئی براہِ راست ثبوت سامنے نہیں آیا ہے اور فی الحال صرف کال ڈیٹیلز کی بنیاد پر پوچھ گچھ جاری ہے۔ عدالت نے دیگر ملزمان کی طرح سمن کماری کو بھی 6 جولائی تک پولیس ریمانڈ میں بھیج دیا ہے۔ پورے مہاراشٹر میں کئی دنوں سے موضوع بحث بنے اس ہائی پروفائل TET پیپر لیک معاملے میں اب تحقیقات کا رخ مالی لین دین، تکنیکی شواہد اور مفرور ماسٹر مائنڈ تک پہنچنے پر مرکوز ہو گیا ہے۔ پولیس کو امید ہے کہ سمن کماری سے پوچھ گچھ کے دوران مرکزی ملزم اور اس پورے نیٹ ورک سے متعلق مزید اہم معلومات حاصل ہوں گی۔ 6 جولائی کو ملزمہ کو دوبارہ عدالت میں پیش کیا جائے گا، جہاں تحقیقات کی پیش رفت کی بنیاد پر آئندہ قانونی کارروائی کا فیصلہ کیا جائے گا۔

بھیونڈی میں اسمارٹ میٹر کے خلاف آیٹک کا احتجاج، حکومت کے نام مطالباتی یادداشت پیش

بھیونڈی : ۳۰؍ جون (شارف انصاری):- بھیونڈی میں ٹورنٹ پاور کی جانب سے اسمارٹ میٹر لگانے کی لازمی شرط کے خلاف اور مختلف مزدور مطالبات کے حق میں منگل کے روز مہاراشٹر ریاست تعمیراتی مزدور (آیٹک) تنظیم نے کمیونسٹ پارٹی آف انڈیا (سی پی آئی) کی قیادت میں پرانت دفتر پر زبردست احتجاج کیا۔ سینکڑوں مزدور کلیان ناکہ سے ریلی نکالتے ہوئے پرانت دفتر پہنچے اور حکومت کے خلاف نعرے بازی کی۔ احتجاجی مظاہرین کا کہنا تھا کہ ٹورنٹ پاور کی جانب سے اسمارٹ میٹر لگانے کے لیے صارفین پر دباؤ ڈالا جا رہا ہے، جس سے مستقبل میں بجلی کے بلوں میں اضافہ ہونے کا خدشہ ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ جب وزیر اعلیٰ خود اسمارٹ میٹر کو لازمی نہ بنانے کا بیان دے چکے ہیں، تو متعلقہ ایجنسیاں اسے زبردستی نافذ کر رہی ہیں۔ پرانت افسر کی عدم موجودگی میں نمائندہ وفد نے بھیونڈی کے تحصیلدار کے ذریعے وزیر اعلیٰ کے نام مطالباتی یادداشت پیش کی۔ یادداشت میں تعمیراتی مزدوروں کے لیے ماہانہ 10 ہزار روپے پنشن نافذ کرنے، اشیاء کی بجائے نقد مالی امداد فراہم کرنے، ریاست میں کم از کم ماہانہ اجرت 26 ہزار روپے مقرر کرنے، منشیات کے کاروبار کے خلاف سخت قانونی کارروائی کرنے، اور بھیونڈی و شاہ پور میں خدمات انجام دینے والے سی آر پی جوانوں کا ماہانہ اعزازیہ 3 ہزار سے بڑھا کر 6 ہزار روپے کرنے کا مطالبہ کیا گیا۔ مظاہرین نے یہ بھی مطالبہ کیا کہ بھیونڈی میں بجلی کی تقسیم کا کام سنبھالنے والی ٹورنٹ پاور کا معاہدہ جنوری 2027 میں ختم ہونے کے بعد بغیر جائزہ لیے اس میں توسیع نہ کی جائے، بلکہ دیگر کمپنیوں کو بھی بجلی کی تقسیم کا موقع فراہم کیا جائے۔ آیٹک رہنماؤں نے انتباہ دیا کہ اگر حکومت نے ان مطالبات پر جلد مثبت فیصلہ نہ کیا تو احتجاجی تحریک کو مزید وسیع اور مؤثر بنایا جائے گا۔

مولانا سلمان ندوی کے انتقال کے باعث ایک عظیم خلاء پیدا ہو گیا ہے: ڈاکٹر ایم انیس

اورنگ آباد: ۳۰؍ جون (راست) وحدت اسلامی ہند کے کل ہند امیر، ضیاء الدین صدیقی نے مولانا سلمان ندوی کے انتقال پر اپنے گہرے رنج و غم کا اظہار کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ مولانا سلمان ندوی مرحوم بیک وقت ایک عظیم اسکالر، مصنف اور خطیب تھے۔ مختلف مواقع پر ملت اسلامیہ کی رہنمائی کا فریضہ انجام دیتے رہے۔ امیر وحدت اسلامی ہند، ضیاء الدین صدیقی نے کہا کہ مولانا سلمان ندوی مرحوم کے ذریعے مختلف مواقع پر موقف کا بے باکانہ اظہار ایک سرمایہ ہے۔ سماجی و مذہبی اور حکمرانوں کے ایوانوں میں بھی، ہر موقع و مقام پر انہوں نے شہادت حق کا فریضہ انجام دینے کی کوشش کی۔ ان کے انتقال کے باعث ملت اسلامیہ ہند میں ایک عظیم خلاء پیدا ہو گیا ہے۔ امیر وحدت اسلامی ہند نے کہا کہ مولانا سلمان ندوی مرحوم کے ذریعے مختلف تعلیمی و سماجی ادارے قائم کیے گئے جن کے ذریعے ملت کی نئی نسل بڑے پیمانے پر مستفیض ہو رہی ہے۔ ان اداروں کو تعاون و استحکام ملت کے لیے نہایت ہی ضروری ہے۔ امیر وحدت اسلامی ہند نے اس موقع سے مولانا سلمان ندوی مرحوم کے لیے اپنی طرف سے اور تمام وابستگان تحریک وحدت اسلامی ہند کی جانب سے تعزیت پیش کرتے ہوئے کہا کہ رب العالمین مولانا سلمان ندوی مرحوم کی مغفرت کرے اور جنتہ الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ اور تمام پسماندگان و متعلقین کو استقامت و حوصلہ اور صبر جمیل سے نوازے اور ملت اسلامیہ ہند کو بہترین نعم البدل عطا فرمائے آمین۔

مولانا سید سلمان حسینی ندوی کا انتقال علمی حلقوں کیلئے عظیم خسارہ اور ناقابل تلافی نقصان: ڈاکٹر ابوالکلام قاسمی

پٹنہ : ۳۰؍ جون (پریس ریلیز): مولانا سید سلمان حسینی ندوی ممتاز عالم دین، بلند پایہ محقق، مشہور مصنف، ماہر تعلیم اور بے مثال خطیب تھے۔ وہ قرآن، حدیث، سیرت اور اسلامی فقہ پر عبور رکھتے تھے۔ مذکورہ موضوعات پر ان کی تصانیف ملک اور بیرون ملک مشہور و معروف ہیں۔ اچانک ان کے انتقال سے ہندوستان ہی نہیں بلکہ عالم اسلام کا علمی حلقہ سوگوار ہو گیا۔ مذکورہ خیالات کا اظہار مولانا ڈاکٹر ابوالکلام قاسمی شمسی نے تعزیتی پیغام میں کیا ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ مولانا سید سلمان حسینی ندوی نے اپنی پوری زندگی تعلیم و تحقیق، علمی و تعلیمی اداروں کی تعمیر و ترقی اور طلبہ دین کی فکری رہنمائی میں وقف کر دی۔ وہ دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ کے استاذ، جامعہ سید احمد شہید کے بانی و مہتمم، جمعیۃ شباب الاسلام کے صدر، کلیۃ الدعوۃ والاعلام کے عمید، مسلم پرسنل لا بورڈ کے سابق رکن اور مختلف اداروں سے وابستہ رہے۔ ان اداروں کے ذریعے انہوں نے عصری تقاضوں سے ہم آہنگ طلبہ و فارغین کی ایک کھیپ کی ذہنی اور فکری تربیت کی۔ انہوں نے اپنی تصانیف، مقالات اور علمی خدمات کا بڑا سرمایہ چھوڑا ہے، جس سے نئی نسل استفادہ کرتی رہے گی۔ انہوں نے مزید کہا کہ مولانا سید سلمان حسینی ندوی تقریر و تحریر اور زبان و بیان پر یکساں قدرت رکھتے تھے۔ انہوں نے اپنی ہر تقریر و تحریر کے ذریعے ملک اور بیرون ملک کے علمی حلقوں کو اپنا گرویدہ بنا لیا تھا، مگر افسوس کہ وہ ایک علمی بحث میں الجھ گئے جس کی وجہ سے ان کا وقار مجروح ہوا۔ انسان خطا و نسیان سے مرکب ہے، اللہ ان کی لغزشوں کو معاف کرے۔ انہوں نے مزید کہا کہ مولانا سید سلمان حسینی ندوی عقابی ذہن اور علمی شخصیت کے حامل تھے۔ وہ نیک سیرت اور مکمل انسان تھے۔ ان کا انتقال عالم اسلام کے علمی حلقوں کے لئے ایک عظیم خسارہ اور ناقابل تلافی نقصان ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت کرے، ان کی لغزشوں کو معاف کرے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

بزمِ ادب (مسقط) میں "ایک خوشبو بکھیرتی شام" کامیابی سے ہمکنار

ممبئی: ۳۰؍ جون (راست) بزمِ ادب کے زیرِ اہتمام ایک پُروقار ادبی نشست بروز سنیچر ۲۰؍ جون ۲۰۲۶ء کو تاج ریسٹورنٹ، مقام غبرا کے ہال میں منعقد ہوئی۔ اس ادبی محفل میں بزمِ ادب کے شعرائے کرام، اہلِ قلم اور ذوقِ ادب رکھنے والے سامعین نے شرکت کی۔ نشست علم و ادب، تہذیب اور شعری ذوق کی دل آویز مسرور کن فضا منعقد ہوئی۔ بزمِ ادب کی بنیاد ۲۰۱۷ء میں اس عزم کے ساتھ رکھی گئی تھی کہ دیارِ غیر میں اردو زبان و ادب کے فروغ، ادبی روایت کے تحفظ اور نو مشق شعرائے کرام کی رہنمائی کے لیے ایک باوقار پلیٹ فارم فراہم کیا جائے، جہاں وہ سینئر اہلِ قلم کی صحبت میں اپنے فنی ذوق کو نکھار سکیں۔ گزشتہ نو برس سے بزمِ ادب باقاعدگی کے ساتھ باقاعدہ ماہانہ یا دو ماہ کے وقفے سے ادبی نشستوں کا انعقاد کر رہی ہے اور اردو زبان و ادب کی ترویج میں اپنی مؤثر خدمات انجام دے رہی ہے۔ نشست کے آغاز میں جناب جیؔ ب ندیم صاحب نے بزمِ ادب کے اغراض و مقاصد، اس کے قیام کے پس منظر اور ادبی سرگرمیوں پر مختصر مگر جامع اظہارِ خیال سے کیا۔ بعد ازاں انہوں نے نظامت کے فرائض کے لیے جناب مقصود بیگ (رہبر) صاحب کو دعوت دی، جنہوں نے اپنے خوب صورت لب و لہجے اور برجستہ انداز میں عمدہ نظامت کے ذریعے پوری محفل کو ابتدا سے اختتام تک نہایت خوش اسلوبی سے مربوط رکھا۔ شعری نشست کا آغاز ڈاکٹر محمد اطہر خان صاحب کی نعتِ رسولِ مقبول ﷺ سے ہوا، جس سے حاضرین پر روحانی کیفیت طاری کر دی۔ اس ادبی نشست کی صدارت جناب طفیل احمد صاحب نے فرمائی۔ نشست میں مہتاب عالم (مشک) صاحب، رضوانہ زاہد صاحبہ، ڈاکٹر محمد معیز الدین صاحب، سیمی کماری صاحبہ، شیکھر آنند صاحب، مقصود رہبر صاحب، ڈاکٹر واحد خان صاحب، حبیب ندیم صاحب، محی الدین وارث صاحب اور آخر میں صدرِ محفل جناب طفیل احمد صاحب نے اپنا منتخب اور معیاری کلام پیش کیا۔ شعرائے کرام نے غزل، نظم اور نعت کے ذریعے اعلیٰ شعری ذوق، فکری پختگی اور زبان و بیان کی خوب صورتی کا بھرپور مظاہرہ کیا۔ حاضرین نے ہر عمدہ شعر پر دل کھول کر داد و تحسین سے نوازا، شروع سے آخر تک شعری محفل خوشبوئے سخن سے مہکی مہکی رہی۔ محفل کے اختتام پر جناب محی الدین وارث صاحب نے اظہارِ تشکر پیش کرتے ہوئے صدرِ محفل، تمام شعرائے کرام، مہمانانِ گرامی، جملہ سامعین اور بزمِ ادب کے منتظمین کا شکریہ ادا کیا اور اس امید کا اظہار بھی کیا کہ بزمِ ادب آئندہ بھی اسی جذبے کے ساتھ اردو زبان و ادب کی خدمت کا سفر جاری رکھے گی۔ بعد ازاں شرکائے نشست کے اعزاز میں عشائیے کا اہتمام کیا گیا، جہاں اہلِ قلم و ادب کو باہمی ملاقات، ادبی تبادلۂ خیال اور خوشگوار رفاقت کے لمحات میسر آئے۔ یہ نشست اس حقیقت کی روشن مثال تھی کہ دیارِ غیر میں بھی اردو زبان و ادب کا چراغ اہلِ ذوق کی مخلصانہ کاوشوں سے پوری آب و تاب کے ساتھ فروزاں ہے، اور بزمِ ادب گزشتہ نو برس سے اس چراغ کی روشنی کو نسل نو تک منتقل کرنے میں نہایت اہم کردار ادا کر رہی ہے۔

بھیونڈی میں درخت گرنے سے کار مکمل تباہ، بڑا حادثہ ٹل گیا

بھیونڈی : ۳۰؍ جون (شارف انصاری):- مہاراشٹر کے شہر بھیونڈی میں پیر کی دیر رات ہلکی بارش کے بعد ایک بڑا حادثہ ہوتے ہوتے ٹل گیا۔ وراں تالاب علاقے میں ایک بڑا اور پرانا درخت اچانک جڑ سمیت اکھڑ کر سڑک کنارے کھڑی ایک کار پر جا گرا، جس سے کار مکمل طور پر تباہ ہو گئی۔ خوش قسمتی سے واقعے کے وقت کار میں کوئی موجود نہیں تھا۔ موصولہ اطلاعات کے مطابق، مانسرور روڈ پر واقع وراں تالاب علاقے میں پیر کی رات ایک پرانا اور دیوہیکل درخت اچانک جڑ سمیت اکھڑ کر قریب کھڑی ویگن آر کار (MH-01-EW-2032) پر گر پڑا۔ درخت کے شدید وزن کے باعث کار کے پرخچے اڑ گئے اور اسے بھاری نقصان پہنچا۔ بتایا جا رہا ہے کہ کار کا ڈرائیور کچھ دیر قبل ہی گاڑی پارک کر کے اپنے گھر چلا گیا تھا۔ اگر وہ اس وقت گاڑی میں موجود ہوتا تو ایک بڑا جانی حادثہ پیش آ سکتا تھا۔ واقعے کی اطلاع ملتے ہی فائر بریگیڈ اور ڈیزاسٹر مینجمنٹ کی ٹیمیں موقع پر پہنچ گئیں۔ عملے نے درخت کی شاخیں کاٹ کر ہٹائیں اور سڑک کو دوبارہ ٹریفک کے لیے بحال کر دیا۔ مقامی لوگوں کا کہنا ہے کہ بارش کے موسم میں پرانے اور خستہ حال درختوں کے گرنے کا خطرہ بڑھ جاتا ہے۔ انہوں نے انتظامیہ سے مطالبہ کیا ہے کہ ایسے درختوں کا فوری سروے کر کے وقت رہتے ان کی کانٹ چھانٹ یا انہیں ہٹانے کا انتظام کیا جائے، تاکہ مستقبل میں کسی بڑے حادثے سے بچا جا سکے۔

راجکمار ہیرانی اور رنبیر کپور کی جوڑی نے منفرد شناخت بنائی

ممبئی (ایم ملک) راجکمار ہیرانی واقعی ہندوستانی سینما کے بہترین اور مشہور فلم سازوں میں سے ایک ہیں، باکس آفس پر بلاک بسٹرز پیش کرنے کے 100% ٹریک ریکارڈ کے ساتھ۔ ان کے بہت سے نمایاں کاموں میں "سنجو" ہے، جس نے سنجے دت کی زندگی کے نامعلوم پہلوؤں کو سامنے لایا۔ اس فلم میں رنبیر کپور نے واقعی شاندار اداکاری کی۔ لاکھوں کی پسندیدہ فلم آج اپنی ریلیز کے 8 سال منا رہی ہے۔ بائیوگرافیکل کامیڈی ڈرامہ فلم "سنجو" میں بالی ووڈ اداکار سنجے دت کی زندگی کو قریب سے دکھایا گیا ہے۔ اس نے اپنے والدین سے وراثت میں ملنے والی وراثت کے لیے ان کی جدوجہد کے ساتھ ساتھ ان کی ذاتی جدوجہد اور کوتاہیوں کا بھی جائزہ لیا۔ رنبیر کپور کے علاوہ، فلم میں وکی کوشل، پریش راول، انوشکا شرما، دیا مرزا، منیشا کوئرالہ، کرشمہ تنا، جم سربھ، اور سونم کپور سمیت ایک شاندار کاسٹ نے معاون کردار ادا کیے تھے۔ فلم نہ صرف باکس آفس پر بہت بڑی بلاک بسٹر تھی، بلکہ اس کا میوزک البم بھی غیر معمولی تھا۔ اس فلم نے کئی ایوارڈز جیتے اور 2018 کی دوسری سب سے زیادہ کمائی کرنے والی ہندوستانی فلم اور اس سال کی سب سے بڑی ہندی فلم بن کر ابھری۔

ڈاکٹر راحت اندوری: فن، فکر اور عوامی مقبولیت

انوار الحق قاسمی

یہ ایک حقیقت ہے کہ عطائی حسن و جمال اسی وقت حقیقی دلکشی اور کشش کا سبب بنتا ہے جب اس کے ساتھ کسی نہ کسی درجے میں کسبی قابلیت، اخلاق اور کمال بھی موجود ہوں۔ بصورتِ دیگر، اگر کسی شخص کو بے پناہ عطائی حسن و جمال حاصل ہو، مگر وہ علم، ادب اور دیگر اکتسابی اوصاف سے محروم ہو، تو اس کی شخصیت اس شخص کے مقابلے میں زیادہ وقعت نہیں رکھتی، جو ظاہری حسن سے تو محروم ہو؛ لیکن اپنی مسلسل جدوجہد، علم، اخلاق اور اعلیٰ کردار کے ذریعے اپنے اندر ایسے جواہرِ کمال پیدا کر چکا ہو، جن سے اس کی شخصیت نکھر گئی ہو۔ یہی حقیقت ڈاکٹر راحت اندوری کی تصویر اور شخصیت کو زیرِ تصور لانے سے ظاہر ہوتی ہے۔ ڈاکٹر راحت اندوری اگرچہ ظاہری حسن و جمال سے محروم تھے؛ مگر ان کی انتھک محنت نے انہیں شاعری اور نغمہ نگاری میں ایک نمایاں اور ناقابلِ فراموش مقام عطا کیا، جو محض ظاہری حسن رکھنے والوں کے حصے میں نہیں آتا، بل کہ اس کے لیے علم، فن اور مسلسل ریاضت درکار ہوتی ہے۔ ڈاکٹر راحت اندوری کا شمار اردو ادب کے ممتاز اور مقبول ترین شعرا میں ہوتا ہے۔ ان کی سب سے نمایاں خصوصیت، جو انہیں دوسرے شعرا سے منفرد بناتی ہے، ان کی حق گوئی اور بے باکی تھی۔ وہ ایسے شخص نہیں تھے کہ کوئی حق بات محض جذبات یا وقتی جوش میں کہہ دیتے اور بعد میں رجوع کی نوبت آتی؛ بلکہ جب بھی حق بات کہتے، پوری بے خوفی، جرأت اور شرحِ صدر کے ساتھ کہتے تھے۔ راحت اندوری اعلیٰ درجے کے خوددار اور باوقار انسان تھے۔ اگر وہ ضمیر فروشی، تملق اور چاپلوسی سے کام لیتے تو یقیناً حکومت کی نظر میں نہایت محبوب ہوتے، مگر ان کی خودداری نے انہیں کبھی کسی کے سامنے جھکنے نہیں دیا۔ راحت اندوری کا ایک بڑا کمال یہ تھا کہ وہ سامعین کی نفسیات کو لمحوں میں اپنی گرفت میں لے لیتے تھے۔ پھر موقع و محل کی مناسبت سے فی البدیہہ اشعار اپنے دلکش اور پُراثر انداز میں سناتے، تو سامعین محض جھومتے ہی نہیں تھے، بلکہ ان کی داد و تحسین کا شور گویا نعرۂ تکبیر کی گونج بن جاتا تھا۔ درج ذیل شعر کو ہی دیکھ لیجیے کہ وہ جس مشاعرے میں اسے اپنے ایک خاص آہنگ میں پڑھتے ہوں گے، اس وقت سامعین کی طرف کس گرم جوشی کے ساتھ اس شعر کا استقبال کیا گیا۔ شعر:

سبھی کا خون ہے شامل یہاں کی مٹی میں
کسی کے باپ کا ہندوستان تھوڑی ہے

اس پایہ کے اشعار انھوں نے خوب کہے ہیں اور سامعین سے خوب داد و تحسین بھی حاصل کیے ہیں۔ ڈاکٹر راحت اندوری کی شہرت و مقبولیت صرف قافلہ علم و ادب ہی میں نہیں، بل کہ شعر و ادب سے معمولی دلچسپی رکھنے والے عوام میں بھی تھی۔ اس کا اندازہ اس بات سے بخوبی لگایا جا سکتا ہے کہ جب تک وہ اسٹیج پر جلوہ افروز نہیں ہوتے، مجمع پر ایک خاص اداسی چھائی رہتی اور جوں ہی وہ اسٹیج پر آتے، تو پھر ان کے چہرے خوشی سے کھل جاتے اور گویا ایک طرح کی صدا بلند ہوتی کہ اب اس مشاعرے کو کامیابی سے ہم کنار ہونے سے کوئی نہیں روک سکتا اور مشاعرہ خوب کامیاب بھی ہوتا تھا۔ مشاعرہ کے بعد راحت اندوری کے لیے مشاعرہ گاہ سے باہر نکلنا ایک دشوار معاملہ ہو جاتا تھا اور ان کے پیچھے بھاگتے ہوئے سیکڑوں مداحوں کا مجمع کوئی ایک بار نہیں بل کہ کئی بار دیکھا گیا۔ راحت اندوری کے بلند پایہ اشعار کو جہاں اہلِ علم و فضل اپنے بیانات، تقاریر، تحریروں اور علمی و ادبی محفلوں میں اپنی گفتگو اور تحریر کو مؤثر، بامعنی اور پُراثر بنانے کے لیے کثرت سے استعمال کرتے ہیں، وہیں سیاسی قائدین بھی ان کے ایسے اشعار، خصوصاً طنزیہ اشعار، موقع بہ موقع پڑھ کر اپنے سیاسی حریفوں کو لاجواب کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اس کی ایک مثال 2019ء میں اس وقت سامنے آئی جب بھارتی پارلیمنٹ میں ترینمول کانگریس کی رکن مہوا موئترا نے اپنی پہلی تقریر کے اختتام پر راحت اندوری کے یہ مشہور اشعار پڑھی۔ ان اشعار نے نہ صرف کچھ دیر کے لیے پارلیمنٹ کا ماحول بدل دیا بلکہ ان کی ہم خیال جماعتوں اور قائدین کی جانب سے بھی اسے خوب سراہا گیا:

جو آج صاحبِ مسند ہیں، کل نہیں ہوں گے
کرایہ دار ہیں، ذاتی مکان تھوڑی ہے
سبھی کا خون ہے شامل یہاں کی مٹی میں
کسی کے باپ کا ہندوستان تھوڑی ہے

راحت اندوری سے متعلق جناب ندیم صدیقی تحریر فرماتے ہیں کہ" ہم نے اپنے بزرگوں سے جگر مرادآبادی کی مقبولیت اور شہرت کی خوب چرچا سنا ہے؛ مگر جگر کے بعد مشاعروں کی دنیا میں اگر کسی کو غیر معمولی اور تادیر مقبولیت ملی، تو وہ راحت اندوری ہی کی شخصیت تھی۔ راحت اندوری عام آدمی سے لے کر سنجیدہ سمجھے جانے والوں تک میں محبوب تھے اور راحت اندوری اُردو مشاعروں کے ہیرو بن چکے تھے"۔ راحت اندوری کی آخری غزل، جو ان کے فرزند نے دنیا کے سامنے پیش کی، اس کے چند اشعار ہدیہ قارئین ہے:

نئے سفر کا جو اعلان بھی نہیں ہوتا
تو زندہ رہنے کا ارمان بھی نہیں ہوتا
وبا نے کاش ہمیں بھی بلا لیا ہوتا
تو ہم پر موت کا احسان بھی نہیں ہوتا

ڈاکٹر راحت اندوری کی ولادت 1950ء میں ہوئی۔ ان کے والد کا نام رفعت اللہ قریشی ہے، جو ایک ٹیکسائل مل کے ملازم تھے اور والدہ کا نام مقبول النساء بیگم ہے۔

ضلع میں چوری، غیر قانونی اسلحہ اور گٹکھا فروشی کے مقدمات درج

ناندیڑ:(ورق تازہ نیوز (ضلع ناندیڑ کے مختلف پولیس تھانوں کی حدود میں چوری، غیر قانونی اسلحہ رکھنے اور ممنوعہ گٹکھا فروخت کرنے کے معاملات میں الگ الگ مقدمات درج کیے گئے ہیں۔

لوہا میں گھر کا تالا توڑ کر زیورات کی چوری

لوہا کے شری رام نگر علاقے میں نامعلوم چوروں نے ایک مکان کا تالا توڑ کر اندر موجود الماری سے تقریباً 2** لاکھ 8ہزار 430روپے **مالیت کے سونے اور چاندی کے زیورات چرا لیے۔ اس سلسلے میں شکایت کنندہ** ٹکارام رام راؤ دہی پھلے (**(44 کی رپورٹ پر لوہا پولیس نے بھارتیہ نیائے سنہتا 2023 کی دفعات 305** اور **(4)331 کے تحت مقدمہ درج کر کے مزید تفتیش شروع کر دی ہے۔

نائیگاؤں میں 9.70 لاکھ روپے نقد رقم چوری

نائیگاؤں کے وینکٹیش نگر میں نامعلوم چور مکان کا تالا توڑ کر اندر داخل ہوئے اور لوہے کی پیٹی میں رکھی 9** لاکھ 70ہزار روپے **نقد رقم چرا کر فرار ہو گئے۔ شکایت کنندہ** مادھو دھونڈیبا کوٹھکر (**(54 کی رپورٹ پر نائیگاؤں پولیس نے بھارتیہ نیائے سنہتا کی دفعات 305** اور **(4)(3)331 کے تحت مقدمہ درج کر لیا ہے۔

دو افراد غیر قانونی خنجر رکھنے کے الزام میں گرفتار

بھاگیہ نگر پولیس نے سنیہ نگر پولیس کالونی کے سامنے کارروائی کرتے ہوئے** آدتیہ شیو کمار تملورکر (23 کو بغیر لائسنس لوہے کا خنجر رکھنے کے الزام میں گرفتار کیا۔ اس کے قبضے سے تقریباً 500روپے **مالیت کا خنجر ضبط کیا گیا۔ ملزم کے خلاف** آرمس ایکٹ کی دفعہ **4/25 کے تحت مقدمہ درج کیا گیا ہے۔

ادھر ناندیڑ دیہی پولیس نے** سلیمان عرف پپو شیخ جیلانی (23 کے خلاف بھی مقدمہ درج کیا ہے۔ الزام ہے کہ اس نے بغیر لائسنس خنجر اپنے قبضے میں رکھ کر اس کی تصویر سوشل میڈیا پر اپ لوڈ کی تھی۔ اس معاملے میں بھی آرمس ایکٹ کی دفعہ **4/25 کے تحت کارروائی کی جا رہی ہے۔

بھوکر میں ممنوعہ گٹکھا ضبط

بھوکر کے جنتا ہوٹل کے قریب پان کی دکان پر پولیس نے کارروائی کرتے ہوئے** عبدالخالد عبدالبشیر (**)40 ساکن بلال نگر، کو مختلف کمپنیوں کا پان مسالہ اور خوشبودار تمباکو غیر قانونی طور پر فروخت کرنے کی نیت سے اپنے قبضے میں رکھنے کے الزام میں گرفتار کیا۔ پولیس نے 3ہزار 398روپے مالیت کا ممنوعہ گٹکھا اور تمباکو ضبط کر لیا۔ ملزم کے خلاف بھارتیہ نیائے سنہتا 2023اور متعلقہ فوڈ سیفٹی قوانین کے تحت مقدمہ درج کر کے مزید تحقیقات جاری ہیں۔

فرائض میں غیر ذمہ دارانہ رویہ اختیار کرنے پر عمری کے دو پولیس اہلکار معطل

ناندیڑ:(ورق تازہ نیوز) فرائض کی انجام دہی کے دوران غیر ذمہ دارانہ اور نامناسب رویہ اختیار کر کے محکمہ پولیس کی ساکھ کو نقصان پہنچانے کے الزام میں ضلع ناندیڑ پولیس کے دو اہلکاروں کو معطل کر دیا گیا ہے۔ سرکاری اطلاع کے مطابق** پولیس حوالدار سنیل گوپال راؤ کولبدھے اور ڈرائیور پولیس کانسٹیبل محمد اویس محمد معز دونوں کا تقرر عمری پولیس اسٹیشن میں ہے۔ بتایا گیا ہے کہ** 23 جون 2026** کو امری سے دھرم آباد جانے والی سڑک پر سرکاری موٹر سائیکل پر ڈیوٹی انجام دیتے وقت دونوں اہلکاروں کا رویہ ابتدائی طور پر سنگین، غیر نظم وضبط کا مظاہرہ کرنے والا اور قابل اعتراض پایا گیا۔ اس معاملے کو سنجیدگی سے لیتے ہوئے** پولیس سپرنٹنڈنٹ، ناندیڑ** نے** 30 جون 2026 کو بمبئی پولیس ایکٹ 1951** اور** مہاراشٹر پولیس (سزا و اپیل) قواعد 1956** کی متعلقہ دفعات کے تحت دونوں اہلکاروں کو معطل کرنے کے احکامات جاری کیے۔ ناندیڑ پولیس کی جانب سے واضح کیا گیا ہے کہ ضلع پولیس فورس میں کسی بھی قسم کی بدعنوانی، غیر اخلاقی رویے یا غفلتانہ بے ضابطگی کو ہرگز برداشت نہیں کیا جائے گا، اور ایسے معاملات میں سخت انتظامی کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔ اس کارروائی کے ذریعے محکمہ نے نظم وضبط برقرار رکھنے اور عوامی اعتماد کو مضبوط بنانے کا واضح پیغام دیا ہے۔

مجلس کے ایس آئی آر بیداری اجلاس سے عوام کو بھرپور فائدہ

ووٹرس کو سہولیات فراہم کرنے کیلئے بی ایل او کیساتھ مجلس کے والینٹرس کی ٹیم بھی رہے گی: سید معین

ناندیڑ:(ورق تازہ نیوز) کل ہند مجلس اتحاد المسلمین (ایم آئی ایم) ناندیڑ نے وقت اور حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے ووٹرلسٹ پر خصوصی نظر ثانی پروگرام (SIR) کے موضوع پر عوامی بیداری کے لیے 29 جون 2026، بروز پیر شام 7 بجے فیس فنکشن ہال، ناندیڑ ایک اہم اجلاس منعقد کیا گیا۔ جس میں ہزاروں کی تعداد میں عوام نے شرکت کی۔ اجلاس کی صدارت حضرت مولانا مفتی ایوب قاسمی صاحب نے کی، جبکہ مہمانانِ خصوصی میں جناب یونس پٹیل صاحب (سابق ڈسٹرکٹ جج) ایڈوکیٹ طہور خان صاحب، ڈاکٹر اویس عباسی صاحب ایڈوکیٹ قاضی مبشیر صاحب (ہائی کورٹ، اورنگ آباد) اور عابد خان پٹھان صاحب (امیر خادمینِ امت) نے شرکت کی اور عوام کی موثر انداز میں رہنمائی فرمائی۔ ان سبھی مقررین نے عوام سے اپیل کی ہے کہ وہ دوسرے مرحلہ کے پروگرام میں بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لیں اور بی ایل او کیساتھ تعاون کر کے اپنا فارم پُر کر کے داخل کریں۔ جن افراد نے ابھی تک میپنگ نہیں کی انھیں بھی مزید موقع دیا جا رہا ہے اور ووٹرلسٹ میں اپنے والدین و رشتہ داروں کے ناموں کے ساتھ اپنا منسلک کر کے میپنگ کر لیں۔ ایس آئی آر کو اہم ذمہ داری و فریضہ سمجھ کر انجام دینے کی ضرورت ہے۔ اس پروگرام کا اہتمام سید معین صاحب، فیروز خان لالا صاحب اور ناندیڑ میونسپل کارپوریشن کے مجلس کے تمام کارپوریٹروں کی جانب سے کیا گیا۔ سید معین نے بتایا کہ عوام کی رہنمائی کیلئے مجلس کی جانب سے اس ضمن میں ہر ممکن تعاون پیش کیا جائے گا۔ تقریباً شہر میں عوام کی سہولت کے لئے مختلف سنٹرس قائم کر کے وہاں پر بی ایل او کی موجودگی میں ووٹرس کی رہنمائی کی جائے گی۔ انھیں ایس آئی آر فارم پُر کرنے میں جو بھی دقت پیش آئے گی اسکی مدد کیلئے تعلیم یافتہ نوجوانوں کو سنٹرس پر تعینات کیا جائے گا تاکہ عوام بغیر کسی پریشانی کے اپنا فارم پُر کر سکے۔ اس کے علاوہ سنٹرس بھی فوٹو گرافر اور زیراکس مشین و دیگر سہولیات بھی مجلس کی جانب سے فراہم کی جائے گی۔ اجلاس کے تمام شرکاء کے لیے آخر میں طعام کا بھی انتظام کیا گیا ہے۔ جلسہ کی کاروائی کارپوریٹر الطاف حسین نے بحسن وخوبی چلائی۔

9ویں جی ایس ٹی ڈے پر ریاستی محکمہ ٹیکس کی جانب سے نیک تمنائیں، ٹیکس دہندگان کی سہولت کے لیے

متعدد اقدامات: رنجنا دیشمکھ

ناندیڑ، 30 جون: یکم جولائی 2026 کو ملک بھر میں** 9واں گڈز اینڈ سروسز ٹیکس (جی ایس ٹی) ڈے** منایا جا رہا ہے۔ اس موقع پر ریاستی ٹیکس محکمہ، ناندیڑ کی** جوائنٹ کمشنر رنجنا وشواس دیشمکھ** نے تمام ٹیکس دہندگان، چارٹرڈ اکاؤنٹنٹس، ٹیکس کنسلٹنٹس، اکاؤنٹنٹس اور محکمہ کے افسران وملازمین کو مبارکباد پیش کرتے ہوئے کہا کہ جی ایس ٹی نے ملک میں** "ایک ملک، ایک ٹیکس"** کے تصور کو حقیقت کا روپ دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ گزشتہ نو برسوں میں جی ایس ٹی نظام کے باعث ٹیکس وصولی کے نظام میں شفافیت، آسانی اور کارکردگی میں نمایاں اضافہ ہوا ہے، جو ٹیکس دہندگان، کاروباری طبقے اور محکمہ کے افسران وملازمین کی مشترکہ کوششوں کا نتیجہ ہے۔ رنجنا دیشمکھ کے مطابق مالی سال** 2025-26** کے دوران ریاست مہاراشٹر نے** جی ایس ٹی سے 3لاکھ 57ہزار 897 کروڑ روپے** اور** مہاراشٹر ویلیو ایڈیڈ ٹیکس (MVAT) سے 58ہزار 850 کروڑ روپے** سمیت مجموعی طور پر** 4لاکھ 16ہزار 747 کروڑ روپے** کا محصولات جمع کیا، جو ریاست کے لیے باعثِ فخر ہے۔ انہوں نے بتایا کہ** ناندیڑ ڈویژن**، جس میں** ناندیڑ، لاتور اور دھاراشیو** اضلاع شامل ہیں، نے بھی نمایاں کارکردگی کا مظاہرہ کرتے ہوئے** جی ایس ٹی سے ایک ہزار 40.24 کروڑ روپے** اور ایم وی اے ٹی سے 51 کروڑ روپے** سمیت مجموعی طور پر** ایک ہزار 40.75 کروڑ روپے** سے زائد کا محصولات جمع کیا۔** 31 مئی 2026** تک ڈویژن میں** 30 ہزار 999 فعال ٹیکس دہندگان** رجسٹرڈ تھے، جبکہ** 42 افسران اور 134 ملازمین** کی خدمات سے یہ ہدف کامیابی کے ساتھ حاصل کیا گیا۔ جوائنٹ کمشنر نے بتایا کہ ٹیکس دہندگان کی سہولت کے لیے محکمہ کی جانب سے** فوری رجسٹریشن، 60 دن کے اندر ریفنڈ کی کارروائی، ہر ضلع میں جی ایس ٹی ہیلپ ڈیسک، اور GSTN پورٹل پر سو فیصد آن لائن خدمات فراہم کی جا رہی ہیں۔ اس کے علاوہ افسران باقاعدگی سے** GSTR-3B ماہانہ اور سہ ماہی ریٹرن کی نگرانی، فرضی ٹیکس دہندگان کی نشاندہی، بقایا جات کی وصولی، ٹیکس اسسمنٹ اور ریٹرنز کی جانچ جیسے امور بھی انجام دے رہے ہیں۔ آخر میں رنجنا وشواس دیشمکھ نے محصولات کی وصولی میں تعاون پر تمام ٹیکس دہندگان، چارٹرڈ اکاؤنٹنٹس، ٹیکس مشیروں، اکاؤنٹنٹس اور محکمہ کے افسران وملازمین کا شکریہ ادا کرتے ہوئے امید ظاہر کی کہ آئندہ بھی باہمی تعاون سے ریاست کی آمدنی میں مزید اضافہ ہوگا۔ انہوں نے تمام متعلقین کو** 9ویں جی ایس ٹی ڈے** کی دلی مبارکباد بھی پیش کی۔

پولیس کے ڈپٹی انسپکٹر جنرل شہاجی اوماپ کا

ناندیڑ میں شکایت کنندگان سے "جن سنواد"

ناندیڑ:(ورق تازہ نیوز) عوامی شکایات کو بروقت حل کرنے، پولیس اور شہریوں کے درمیان رابطہ مضبوط بنانے اور عوام دوست طرزِ عمل کے ذریعے پولیس پر عوام کے اعتماد کو مزید مستحکم کرنے کے مقصد سے ناندیڑ رینج کے ڈپٹی انسپکٹر جنرل (ڈی آئی جی) ** شہاجی اوماپ نے رینج کے چاروں اضلاع میں جن سنواد (عوامی مکالمہ) مہم کا آغاز کیا ہے۔ ڈی آئی جی ہر ماہ ناندیڑ رینج کے چاروں اضلاع کے ضلعی ہیڈ کوارٹرس کا دورہ کر کے پولیس کی کارکردگی کا جائزہ لیتے ہیں۔ اس موقع پر وہ متعلقہ ضلع کے شکایت کنندگان سے براہِ راست ملاقات کر کے ان کے مسائل اور شکایات سنتے ہیں اور ان کے جلد از جلد ازالے کے لیے ضروری اقدامات کی ہدایت دیتے ہیں۔ 30 جون کو ڈی آئی جی شہاجی اوماپ نے پولیس سپرنٹنڈنٹ ناندیڑ کے دفتر میں ضلعی پولیس کی ماہانہ کارکردگی کا جائزہ لینے کے بعد دوپہر 3 بجے سے شام 5 بجے تک شکایت کنندگان سے جن سنواد" پروگرام کے تحت ملاقات کی۔ اس دوران مجموعی طور پر** 39 شکایت کنندگان** نے اپنی تحریری درخواستیں ڈی آئی جی کو پیش کیں۔ موصولہ شکایات میں جائیداد کے تنازعات، لاپتہ افراد، مار پیٹ کے واقعات، سائبر فراڈ اور درج مقدمات کی تفتیش سے متعلق معاملات شامل تھے۔ ڈی آئی جی نے تمام شکایات کا سنجیدگی سے نوٹس لیتے ہوئے متعلقہ سب ڈویژنل پولیس افسران اور پولیس اسٹیشن انچارجز کو فوری اور مؤثر کارروائی کے لیے ضروری ہدایات جاری کیں۔ واضح رہے کہ شکایات کے فوری ازالے کے لیے ڈی آئی جی دفتر کی جانب سے پہلے ہی "سنویدنا"** (Samvedana) شکایت ازالہ نظام شروع کیا جا چکا ہے۔ "جن سنواد" پروگرام کے دوران موصول ہونے والی تمام درخواستیں مزید جانچ اور کارروائی کے لیے "سنویدنا" پورٹل** کے ذریعے متعلقہ افسران کو ارسال کی جائیں گی، جبکہ ہر شکایت پر ہونے والی پیش رفت کی نگرانی ناندیڑ رینج آفس کی فیڈ بیک ٹیم کرے گی۔ اس موقع پر پولیس سپرنٹنڈنٹ نیلابھ روہن، ایڈیشنل سپرنٹنڈنٹ آف پولیس ارچنا پاٹل، ایڈیشنل سپرنٹنڈنٹ آف پولیس سورج گرو، ضلع ناندیڑ کے تمام سب ڈویژنل پولیس افسران اور شہر کے پولیس اسٹیشنوں کے انچارج افسران موجود تھے۔

ایس آئی آر مہم کے تحت گھروں پر آنے والے بی ایل او سے تعاون کریں: ضلع کلکٹر

ووٹرلسٹ میں اپنا نام تلاش کریں، ECINET ایپ سے فائدہ اٹھائیں

ناندیڑ:30 جون (ورق تازہ نیوز) ضلع میں آج 30 جون سے خصوصی جامع نظر ثانی (SIR) پروگرام کے تحت پولنگ اسٹیشن سطح کے افسران (BLO) ووٹروں کے گھروں پر جا کر شمارہ فارم (Enumeration Form) تقسیم کریں گے اور ووٹروں کی تفصیلات کی تصدیق بھی کریں گے۔ ضلع میں مجموعی طور پر 27لاکھ 77ہزار 73 ووٹروں کی جانچ وتصدیق بی ایل او کے ذریعے کی جائے گی۔

اس مقصد کے لیے ووٹروں کی تعداد سے دوگنی یعنی 55لاکھ 54ہزار 146 شمارہ فارم شائع کیے گئے ہیں اور اس سلسلے میں کارروائی جاری ہے۔ ووٹروں کی خصوصی جامع نظر ثانی کا عملی آغاز آج 30 جون 2026ء سے ہو چکا ہے۔ اس لیے ضلع کلکٹر راہل کرڈیلے نے عوام سے اپیل کی ہے کہ اس مہم کے دوران ان کے گھروں پر آنے والے بی ایل او سے بھرپور تعاون کریں۔

اس مہم کے تحت پولنگ اسٹیشن سطح کے افسران (BLO) گھر گھر جا کر ووٹروں کی تفصیلات کی تصدیق کریں گے۔ اس مقصد کے لیے ضلع کے تمام بی ایل او کو گزشتہ ایک ہفتے سے عملی تربیت فراہم کی جا چکی ہے۔

ایس آئی آر مہم کا بنیادی مقصد:

ضلع انتظامیہ نے واضح کیا ہے کہ کوئی بھی اہل ووٹر ووٹرلسٹ سے محروم نہ رہے اور کوئی بھی نااہل شخص ووٹرلسٹ میں شامل نہ ہو، اس کے لیے پورا انتظامیہ پُرعزم ہے۔ انتظامیہ نے یقین دلایا ہے کہ کسی بھی اہل ووٹر کو کسی بھی صورت میں ووٹرلسٹ سے محروم نہیں رہنے دیا جائے گا۔

ایس آئی آر پروگرام کا شیڈول:

30 جون تا 29 جولائی: بی ایل او کی جانب سے گھر گھر جا کر ووٹروں کی جانچ وتصدیق۔

5 اگست: ابتدائی ووٹرلسٹ کی اشاعت۔

5 اگست تا 4 ستمبر: دعوے اور اعتراضات درج کرانے کی مدت۔

5 اگست تا 3 اکتوبر: اعتراضات پر سماعت اور دعووں واعتراضات کا تصفیہ۔

7 اکتوبر: حتمی ووٹرلسٹ کی اشاعت۔

ووٹرلسٹ میں اپنا نام تلاش کریں یا آن لائن فارم جمع کریں۔ شہری ووٹرلسٹ میں اپنا نام تلاش کر سکتے ہیں یا آن لائن درخواست بھی جمع کرا سکتے ہیں۔ اس کے لیے الیکشن کمیشن کی ویب سائٹ Voters.eci.gov.in پر یہ سہولت دستیاب ہے۔ مزید معلومات یا مدد کے لیے ٹول فری ہیلپ لائن نمبر 1950 پر رابطہ کیا جا سکتا ہے۔

ووٹر لسٹ میں اپنا نام تلاش کریں، ECINET ایپ استعمال کریں:

بھارتی الیکشن کمیشن کی جانب سے تیار کردہ ECINET ایپ Play Store پر مفت دستیاب ہے۔ اس ایپ کو ڈاؤن لوڈ کر کے شہری 2002ء کی ووٹرلسٹ میں اپنا یا اپنے اہل خانہ کا نام آسانی سے تلاش کر سکتے ہیں۔ ضلع انتظامیہ نے عوام سے اپیل کی ہے کہ وہ اس سہولت سے فائدہ اٹھاتے ہوئے ECINET ایپ کا استعمال کریں۔

"بھارت میں نافذ ہونے والے ظالمانہ قوانین اور ہماری ذمہ داریاں" کے عنوان سے کامیاب عوامی خطاب

ناندیڑ:30 جون (راست) مسلم نمائندہ کونسل، ناندیڑ کے زیر اہتمام قباء مسجد میں 29/جون کو بعد نمازِ عشاء "بھارت میں نافذ ہونے والے ظالمانہ قوانین اور ہماری ذمہ داریاں" کے عنوان سے ایک اہم اور کامیاب عوامی خطاب منعقد ہوا، جس میں شہر واطراف سے بڑی تعداد میں عوام اور ائمہ کرام نے شرکت کی، جس کی رہنمائی علماء کرام نے کی۔ پروگرام میں ملک میں نافذ کیے جا رہے مختلف قوانین، خصوصاً SIR، اینٹی کنورژن لا (Anti-Conversion Law) اور یونیفارم سول کوڈ (UCC) کے ممکنہ اثرات اور موجودہ حالات میں مسلمانوں کی آئینی، سماجی اور دینی ذمہ داریوں پر تفصیلی روشنی ڈالی گئی۔ اس موقع پر مولانا رفیع الدین اشرفی صاحب، رکن آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ و نائب صدر کل جماعتی وفاق مہاراشٹر، مولانا آصف ندوی صاحب، امام وخطیب مسجد غنی پورہ، ہنائی، ناندیڑ، اور مولانا حافظ اقبال انصاری صاحب، صدر تنظیم ائمہ مساجد اورنگ آباد، نے اپنے فکر انگیز اور مدلل خطابات میں حاضرین کو موجودہ حالات کا شعور، آئینی حقوق کی حفاظت، دینی شناخت کے تحفظ اور اتحاد و بیداری کی ضرورت پر زور دیا۔ مقررین نے اس بات پر زور دیا کہ موجودہ حالات میں مسلمانوں کو قانون کی مکمل پاسداری کرتے ہوئے اپنے آئینی حقوق سے واقف رہنا، تعلیم، اتحاد اور اجتماعی شعور کو فروغ دینا وقت کی اہم ضرورت ہے۔ انھوں نے عوام سے اپیل کی کہ وہ معاشرے میں امن، بھائی چارے اور ذمہ دارانہ طرزِ عمل کو اختیار کریں اور ہر قسم کے چیلنجز کا مقابلہ حکمت، صبر اور قانونی ذرائع سے کریں۔ پروگرام میں علماء کرام کی قیمتی رہنمائی سے حاضرین نے بھرپور استفادہ کیا اور اس طرح کے بامقصد اور رہنمائی فراہم کرنے والے پروگراموں کے انعقاد کو وقت کی اہم ضرورت قرار دیا۔ آخر میں مسلم نمائندہ کونسل، ناندیڑ کے ذمہ داران نے تمام علماء کرام، معزز مہمانوں اور عوام کا شکریہ ادا کیا اور اس عزم کا اظہار کیا کہ ملت کی رہنمائی اور عوامی بیداری کے لیے آئندہ بھی ایسے مفید پروگراموں کا سلسلہ جاری رکھا جائے گا۔

چیمبور بس حادثہ انتہائی دل خراش

جاں بحق طالب علم کے اہلِ خانہ سے دلی تعزیت

نائب وزیر اعلیٰ سنیترا اجیت پوار

ممبئی: ریاست کی نائب وزیر اعلیٰ سنیترا اجیت پوار نے ممبئی کے چیمبور علاقے میں شدید بارش کے دوران ایک درخت کے اسکول بس پر گرنے سے ایک معصوم طالب علم کی ہلاکت پر گہرے رنج وغم کا اظہار کرتے ہوئے متاثرہ خاندان سے دلی تعزیت کی ہے۔ اپنے تعزیتی پیغام میں سنیترا اجیت پوار نے کہا کہ چیمبور میں پیش آنے والا یہ المناک حادثہ انتہائی دردناک اور دل دہلا دینے والا ہے۔ شدید بارش کے باعث درخت کے اسکول بس پر گرنے سے ایک بے گناہ طالب علم کی جان چلے جانا نہایت افسوسناک ہے۔ انہوں نے جاں بحق طالب علم کو خراجِ عقیدت پیش کرتے ہوئے کہا کہ وہ غمزدہ خاندان کے دکھ میں برابر کی شریک ہیں اور اس مشکل گھڑی میں ان کے ساتھ کھڑی ہیں۔ نائب وزیر اعلیٰ نے حادثے میں زخمی ہونے والے طلبہ کی جلد اور مکمل صحت یابی کے لیے دعا کرتے ہوئے کہا کہ اللہ تعالیٰ انہیں جلد از جلد شفائے کاملہ عطا فرمائے اور متاثرہ خاندان کو یہ صدمہ برداشت کرنے کی ہمت دے۔ سنیترا اجیت پوار نے کہا کہ ممبئی سمیت ریاست کے کئی علاقوں میں مسلسل موسلا دھار بارش کا سلسلہ جاری ہے، جس کے باعث شہریوں کو غیر معمولی احتیاط برتنے کی ضرورت ہے۔ انہوں نے عوام سے اپیل کی کہ وہ انتظامیہ کی جانب سے جاری کردہ تمام ہدایات پر سختی سے عمل کریں، غیر ضروری سفر سے گریز کریں اور اپنی اور اپنے اہلِ خانہ کی حفاظت کو اولین ترجیح دیں۔ انہوں نے کہا کہ موجودہ صورتحال میں ریاستی انتظامیہ، مقامی بلدیاتی ادارے اور ڈیزاسٹر مینجمنٹ کی ٹیمیں پوری مستعدی اور ذمہ داری کے ساتھ شہریوں کی مدد اور امدادی سرگرمیوں میں مصروف ہیں۔ انہوں نے شہریوں سے بھی اپیل کی کہ وہ انتظامیہ سے مکمل تعاون کریں تاکہ کسی بھی ہنگامی صورتحال سے مؤثر انداز میں نمٹا جا سکے۔ نائب وزیر اعلیٰ نے اس عزم کا اظہار کیا کہ حکومت شہریوں کی جان و مال کے تحفظ کے لیے ہر ممکن اقدامات کر رہی ہے اور بارش کے دوران پیدا ہونے والی صورتحال پر مسلسل نظر رکھی جا رہی ہے۔

3/جولائی سے 7 جولائی تک مہاراشٹر میں موسلا دھار بارش کا امکان، شہری احتیاط برتیں

ممبئی: جون کا مہینہ اختتام کو پہنچنے کے باوجود مہاراشٹر کے کئی علاقوں میں بارش نہ ہونے سے کسانوں اور عوام میں تشویش پائی جا رہی تھی، تاہم اب ریاست میں مانسون نے زور پکڑ لیا ہے اور بیشتر اضلاع میں اچھی بارش ریکارڈ کی گئی ہے، جس سے کسانوں نے راحت کی سانس لی ہے۔ بھارتی محکمۂ موسمیات (IMD) کے مطابق آئندہ چند دنوں میں ریاست میں بارش کی شدت مزید بڑھنے کا امکان ہے۔ ناگپور موسمیاتی مرکز کی پیش گوئی کے مطابق 3 جولائی سے 7 جولائی کے درمیان ودربھ کے مختلف علاقوں میں موسلا دھار بارش ہو سکتی ہے، جبکہ اگلے دو سے تین دن ہلکی سے درمیانی درجے کی بارش کا امکان ہے۔ اسی دوران معروف موسمیاتی ماہر پنجاب راؤ ڈکھ نے بھی اپنی تازہ پیش گوئی میں کہا ہے کہ 3 جولائی سے 7 جولائی کے دوران ریاست کے مختلف حصوں میں شدید سے انتہائی شدید بارش کا امکان ہے۔ انہوں نے خبردار کیا ہے کہ پونے، ممبئی، اکولہ، اہلیہ نگر، ناندیڑ، ناسک، نندوربار، دھولے، جلگاؤں اور چھترپتی سمبھاجی نگر اضلاع میں اس دوران طوفانی بارش متوقع ہے، لہٰذا شہری احتیاط برتیں اور غیر ضروری سفر سے گریز کریں۔

مدرسہ تحتانیہ ذکور مدینۃ العلوم لال باڑہ میں الوداعی تقریب

ناندیڑ:30/جون (راست) آج بتاریخ 30 جون 2026ء بروز منگل مدرسہ تحتانیہ ذکور مدینۃ العلوم لال باڑہ کے سینئر مدرس محترم مجیب الدین فاروقی صاحب کی الوداعی تقریب منعقد کی گئی۔ تقریب کا آغاز تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ بعد ازاں گلپوشی کی گئی۔ مدرسہ کے اساتذہ، صدر معلمہ اور طلبہ وطالبات نے ایک ایسے استاد، جنہوں نے اپنی زندگی کے 35 سال تک اس ادارے کی شان بڑھائی، طلبہ کے مستقبل کو تابناک بنانے کے لیے حتی المقدور کوشش کی اور تعلیم کے معیار کو بڑھایا، یعنی محترم مجیب الدین فاروقی صاحب کی خدمات کو سراہا۔ محترمہ نسرین فاطمہ صاحبہ، محترم نعیم احمد صاحب اور محترم شاہد انور صاحب نے اپنی تقریر میں کہا کہ تدریس کے ساتھ ساتھ مجیب الدین فاروقی صاحب نے طلبہ کے اندر خود اعتمادی، نظم وضبط، اخلاقیات اور محنت کی ایسی بنیاد رکھی کہ آج طلبہ ہمارے اسکول کا سرمایہ بن چکے ہیں۔ آپ نے صرف نوکری نہیں کی بلکہ ایک مشن انجام دیا۔ سینکڑوں طلبہ آج ڈاکٹر، انجینئر، آفیسر اور کامیاب انسان بنے ہوئے ہیں، اور سب کے دل میں آپ کا ایک الگ مقام ہے۔ آپ کے اندازِ تدریس نے کمزور طلبہ میں بھی آگے بڑھنے کی لگن پیدا کی۔ صدر معلمہ نے اپنی صدارتی تقریر میں کہا کہ معلم کبھی ریٹائر نہیں ہوتا۔ ملازمت کے لیے متعین مدت ضرور ختم ہوتی ہے، مگر جو علم، کردار اور اقدار وہ چھوڑ کر جاتا ہے، وہ کبھی ریٹائر نہیں ہوتے۔ وہ ہمارے اسکول میں ہمیشہ زندہ رہیں گے۔ انھوں نے ان دعائیہ کلمات پر اپنی تقریر ختم کی کہ ہم سب کی جانب سے مجیب سر کے لیے دعا ہے کہ اللہ پاک آپ کو صحت، خوشی اور سکون سے بھرپور ریٹائرڈ زندگی عطا فرمائے۔ آپ کا خاندان خوشحال رہے۔ اور کہا کہ جب بھی دل چاہے، یہ اسکول آپ کا گھر ہے، آپ کو یہاں ہمیشہ خوش آمدید کہا جائے گا۔ آپ جائیں گے تو خالی جگہ چھوڑ جائیں گے، مگر آپ کی مثالیں ہمیشہ ہمارے سامنے رہیں گی۔ واضح ہو کہ یہ خلوص و محبت بھری وداعی تقریب مدرسہ ہٰذا کی برانچس پر بھی منعقد کی جا رہی ہے۔ کل عمر کالونی برانچ پر ساتھی اساتذہ نے مجیب الدین صاحب سے اپنے خلوص ومحبت کا اظہار کیا۔

اے آئی اسمارٹ چشموں کے غلط استعمال کو روکنے کے لیے

ضابطے کب بنائے جائیں گے؟ ثنا ملک شیخ کا اسمبلی میں حکومت سے سوال

ممبئی: انوشکتی نگر اسمبلی حلقہ کی رکن اسمبلی ثنا ملک شیخ نے مہاراشٹر اسمبلی میں توجہ دلاؤ نوٹس کے ذریعے مصنوعی ذہانت (AI) پر مبنی اسمارٹ چشموں، اسمارٹ گاگلز اور دیگر ویئرایبل (Wearable) آلات کے غلط استعمال سے قومی سلامتی، شہریوں کی رازداری، خواتین اور بچوں کی حفاظت کو لاحق خطرات کی جانب حکومت کی توجہ مبذول کرائی۔ توجہ دلاؤ نوٹس پیش کرتے ہوئے انہوں نے واضح کیا کہ "ہمیں ٹیکنالوجی سے کوئی مخالفت نہیں، لیکن اس کے محفوظ، ذمہ دارانہ اور ضابطہ بند استعمال کو یقینی بنانے کے لیے واضح قوانین، رہنما اصول اور قانونی فریم ورک ناگزیر ہیں۔" انہوں نے مطالبہ کیا کہ جس طرح ڈرون ٹیکنالوجی کے لیے الگ ضابطے بنائے گئے ہیں، اسی طرز پر اے آئی پر مبنی ویئرایبل آلات کے لیے بھی ایک علیحدہ پالیسی تیار کی جائے۔ ثنا ملک شیخ نے ایوان کو بتایا کہ وزارتوں، سرکاری دفاتر، پولیس تھانوں، عدالتوں، جیلوں، ہوائی اڈوں، اسپتالوں، اسکولوں، کالجوں، امتحانی مراکز اور دیگر حساس مقامات پر ان آلات کے غلط استعمال سے سلامتی اور رازداری کے سنگین مسائل پیدا ہو سکتے ہیں۔ انہوں نے ایسے حساس مقامات پر "نو اسمارٹ ویئرایبل زون" نافذ کرنے، معیاری حفاظتی طریقۂ کار (SOPs)، رازداری کے تحفظ سے متعلق رہنما اصول مرتب کرنے اور عوامی بیداری مہم چلانے کا بھی مطالبہ کیا۔ اس پر جواب دیتے ہوئے حکومت نے ایوان کو بتایا کہ اے آئی پر مبنی آلات کے استعمال کے لیے علیحدہ قانونی فریم ورک، حفاظتی معیارات، ضابطہ جاتی نظام اور معیاری عملی طریقہ کار (SOPs) تیار کرنے کے لیے ایک ماہرین کی کمیٹی قائم کی جائے گی۔ اس موقع پر ثنا ملک شیخ نے کہا، "ہم ٹیکنالوجی کا خیر مقدم کرتے ہیں، لیکن قومی سلامتی، شہریوں کی رازداری، خواتین کے تحفظ اور بچوں کی سلامتی کو یقینی بنانے کے لیے بروقت مؤثر قوانین بنانا وقت کی اہم ضرورت ہے۔ جس رفتار سے ٹیکنالوجی اسمارٹ ہو رہی ہے، اسی رفتار سے ہمارے قانونی اور انتظامی نظام کو بھی جدید اور مؤثر بنانا ضروری ہے۔"

پرنٹر، پبلیشر، پروپرائٹر محمد تقی نے علینہ پرنٹرس، اسماعیل مارکیٹ، چوک بازار ناندیڑ 431604 سے طبع کر کے 4-6-229، بڑی درگاہ، گاڑی پورہ ناندیڑ 431604 سے شائع کیا۔ ایڈیٹر: محمد نقی *(*پریس اینڈ رجسٹریشن آف بکس ایکٹ 1867 کے مطابق اخبار میں شائع خبروں ا